رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۰۰

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم | نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

دنیا مین ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملون سے اسکی سچائی کو ظاہر کر دیگا

چودھوین کا ہے چاند یہ البدر / فیض ہے یہ غلام احمد کا

آئینہ ہے یہ نور سرمد کا / عکس ہے یہ رخ محمد کا

ان اللہ فی صلح لکم وقت مسیحۃ وما ترکم مرادا

البدر

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

ہر انگریزی ماہ کی ۱ - ۸ - ۱۶ - ۲۴ تاریخ کو قادیان دار الامان ضلع گورداسپور سے شائع ہوتا ہے

نمبر ۳۰ | جلد ۳

ہمین بتلانے ... کی خاطر یہ اخبار نہایت ارزان قیمت پر جاری کیا گیا ہے اور اس کے اجراء اور قیام کا مدار قومی تعاون اور سرمایہ پر ہے اس کی بروقت اشاعت اور ایڈیٹوریل سٹاف کی تکمیل اور ... موجودہ حالت ... ابتدائی حالت ... نامکمل ہے اور کارخانہ کے اخراجات کا زیر بار ہے ... اشاعت مین چند ... کو دل و دماغ مین جگہ دیکر ... نہ ہون بلکہ اس کی اشاعت مین سر توڑ کوشش کرین اور مطلوبہ تعداد کو پورا کرکے کارخانہ کو ہر ایک امر کا ذمہ دار بنا دیوین ... فرائض کو حتی الوسع دیانت داری سے بجا لاوے

وہ الفاظ جنمین حضرت مسیح موعود علیہ السلام بیعت کرتے ہین

ہاتھ مین ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہین اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔

اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمدا عبدہ و رسولہ ۳ بار۔ آج مین احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہون سے توبہ کرتا ہون جن مین مین گرفتار تہا اور مین سچے دل سے اقرار کرتا ہون کہ جہان تک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہون سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۳ بار۔ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب مین نے اپنی جان پر ظلم کیا اور گناہون کا اقرار کرتا ہون میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہین۔ آمین۔ پھر اس کے بعد آپ معہ دیگر حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہین

فتویٰ ممانعت جہاد

اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال / دین کے لئے حرام ہے اب جنگ اور قتال

اب آگیا مسیح جو دین کا امام ہے / دین کے تمام جنگون کا اب اختتام ہے

اب آسمان سے نور خدا کا نزول ہے / اب جنگ اور جہاد کا فتویٰ فضول ہے

دشمن ہے وہ خدا کا جو کرتا ہے اب جہاد / منکر نبی کا ہے جو یہ رکھتا ہے اعتقاد

کیون چھوڑتے ہو لوگو نبی کی حدیث کو / جو چھوڑتا ہے چھوڑ دو تم اس خبیث کو

کیون بھولتے ہو تم یضع الحرب کی خبر / کیا یہ نہین بخاری مین دیکھو تو کھولکر

فرما چکا ہے سید کونین مصطفیٰ / عیسیٰ مسیح جنگون کا کر دیگا التوا

جب آئیگا تو صلح کو وہ ساتھ لائیگا / جنگون کے سلسلہ کو وہ یکسر مٹائیگا

پیوین گے ایک گھاٹ پہ شیر اور گوسپند / کھیلین گے بچے سانپون سے بیخوف و بیگزند

یعنی وہ وقت امن کا ہوگا نہ جنگ کا / بھولین گے لوگ مشغلہ تیر و تفنگ کا

یہ حکم سن کے بھی جو لڑائی کو جائیگا / وہ کافرون سے سخت ہزیمت اٹھائیگا

اک معجزہ کے طور سے یہ پیشگوئی ہے / کافی ہے سوچنے کو اگر اہل کوئی ہے

القصہ یہ مسیح کے آنے کا ہے نشان / کر دیگا ختم آکے وہ دین کی لڑائیان

ظاہر ہین خود نشان کہ زمان وہ زمان نہین / اب قوم مین ہماری وہ تاب و توان نہین

اب تم مین خود وہ قوت و طاقت نہین رہی / وہ سلطنت وہ رعب وہ شوکت نہین رہی

وہ نام وہ نمود وہ دولت نہین رہی / وہ عزم مقبلانہ وہ ہمت نہین رہی

وہ علم وہ صلاح وہ عفت نہین رہی / وہ نور اور وہ چاند سی طلعت نہین رہی

وہ درد وہ گداز وہ رقت نہین رہی / خلق خدا پہ شفقت و رحمت نہین رہی

دل مین تمہارے یار کی الفت نہین رہی / حالت تمہاری جاذب نصرت نہین رہی

حمق آگیا ہے سر مین وہ فطنت نہین رہی / کسل آگیا ہے دل مین جلادت نہین رہی

وہ علم و معرفت وہ فراست نہین رہی / وہ فکر وہ قیاس وہ حکمت نہین رہی

دنیا و دین مین کچھ بھی لیاقت نہین رہی / اب تمکو غیر قومون پہ سبقت نہین رہی

وہ انس و شوق و وجد وہ طاعت نہین رہی / ظلمت کی کچھ بھی حد و نہایت نہین رہی

ہر وقت جھوٹ سچ کی تو عادت نہین رہی / نور خدا کی کچھ بھی علامت نہین رہی

سو سو ہے گند دل مین طہارت نہین رہی / نیکی کے کام کرنیکی رغبت نہین رہی

خوان تہی پڑا ہے وہ نعمت نہین رہی / دین بھی ہے ایک قشر حقیقت نہین رہی

مولا سے اپنے کچھ بھی محبت نہین رہی / دل مر گئے ہین نیکی کی قدرت نہین رہی

سب پر یہ اک بلا ہے کہ وحدت نہین رہی / اک پھوٹ پڑ رہی ہے مودت نہین رہی

تم مر گئے تمہاری وہ عظمت نہین رہی / صورت بگڑ گئی ہے وہ صورت نہین رہی

اب تم مین کیون وہ سیف کی طاقت نہین رہی / بھید اس مین ہے یہی کہ وہ حاجت نہین رہی

اب کوئی تم پہ جبر نہین غیر قوم سے / کرتی نہین ہے منع صلوٰۃ اور صوم سے

ہان آپ تم نے چھوڑ دیا دین کی راہ کو / عادت مین اپنی کر لیا فسق و گناہ کو

اب زندگی تمہاری تو سب فاسقانہ ہے / مومن نہین ہو تم کہ قدم کافرانہ ہے

اے قوم تم پہ یار کی اب وہ نظر نہین / روتے رہو دعاؤن مین بھی وہ اثر نہین

کیونکر ہو وہ نظر کہ تمہارے وہ دل نہین / شیطان کے ہین خدا کے پیارے وہ دل نہین

تقویٰ کے جامے جتنے تھے سب چاک ہوگئے / جتنے خیال دل مین تھے ناپاک ہوگئے

کچھ کچھ جو نیک مرد تھے وہ خاک ہوگئے / باقی جو تھے وہ ظالم و سفاک ہوگئے

اب تم تو خود ہی مورد خشم خدا ہوئے / اس یار سے بشامت عصیان جدا ہوئے

اب غیرون سے لڑائی کے معنی ہی کیا ہوئے / تم خود ہی غیر بنکے محل سزا ہوئے

سچ سچ کہو کہ تم مین امانت ہے اب کہان / وہ صدق اور وہ دین و دیانت ہے اب کہان

پھر جبکہ تم مین خود ہی وہ ایمان نہین رہا / وہ نور مومنانہ وہ عرفان نہین رہا

پھر اپنے کفر کی خبر اے قوم لیجئے / آیت علیکم انفسکم یاد کیجئے

ایسا گمان کہ مہدی خونی بھی آئیگا / اور کافرون کے قتل سے دین کو بڑھائیگا

اے غافلو یہ باتین سراسر دروغ ہین / بہتان ہین بے ثبوت ہین اور بے فروغ ہین

یارو جو مرد آنے کو تھا وہ تو آچکا / یہ راز تمکو شمس و قمر بھی بتا چکا

اب سال سترہ بھی صدی سے گذر گئے / تم مین سے ہائے سوچنے والے کدھر گئے

تھوڑے نہین نشان جو دکھائے گئے تمہین / کیا پاک راز تھے جو بتائے گئے تمہین

پر تم نے ان سے کچھ بھی اٹھایا نہ فائدہ / منہ پھیر کر ہٹا دیا تم نے یہ مائدہ

بخلون سے یارو باز بھی آؤگے یا نہین / خو اپنی پاک صاف بناؤگے یا نہین؟

باطل سے میل دل کی ہٹاؤگے یا نہین / حق کی طرف رجوع بھی لاؤگے یا نہین

اب عذر کیا ہے کچھ بھی بتاؤگے یا نہین؟ / مخفی جو دل مین ہے وہ سناؤگے یا نہین؟

آخر خدا کے پاس بھی جاؤگے یا نہین؟ / اس وقت اس کو منہ بھی دکھاؤگے یا نہین

تم مین سے جسکو دین و دیانت سے ہے پیار / اب اس کا فرض ہے کہ وہ دل کر کے استوار

لوگون کو یہ بتائے کہ وقت مسیح ہے / اب جنگ اور جہاد حرام اور قبیح ہے

ہم اپنا فرض دوستو اب کر چکے ادا / اب بھی اگر نہ سمجھو تو سمجھائیگا خدا

نوٹ - بیعت کا اشتہار حضرۃ امام الزمان نے ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو دیا تہا اور دسمبر ۱۹۰۳ء تک اسکو چودہ سال ہوئے ہین جبکہ البدر اپنی پوری معنون کیساتہ اس چہاردہم سال کی یادگار ہے جو کہ آپ کی فتح اور نصرت کا زمانہ ہے قادیان سے

ہر انگریزی ماہ کی ۱-۸-۱۶-۲۴ تاریخ کو قادیان دار الامان ضلع گورداسپور سے شائع ہوتا ہے | جلد ۳

خریداروں کو اطلاع ہم احباب کو تازہ حالات پہونچانے کی خاطر یہ اخبار نہایت ارزان قیمت پر جاری کیا گیا ہے اور اس کے اجرا اور قیام کا مدار قومی تعاون اور سرمایہ پر ہے اس کی بروقت اشاعت اور سائز سٹاف کی تکمیل اور ذمہ داری کے لیے ضرورۃ ہے کہ اس کی اشاعت کم از کم ۵۰۰ تک ہو اس لیے احباب سے التماس ہے کہ موجودہ حالت میں جب کہ ابتدائی حالت اشاعت بہت قلیل اور سٹاف نا مکمل ہے اور کارخانہ کے اخراجات کا زیربار ہے اگر کبھی وقت اشاعت میں چند روز کی دیر ہو جاوے تو خوف اور بے دردی کے خیال کو دل و دماغ میں جگہ نہ دیں رنجیدہ نہ ہوں بلکہ اس کی اشاعت میں سر توڑ کوشش کریں اور مطلوبہ تعداد کو پورا کر کے کارخانہ کو ہر ایک امر کا ذمہ دار بنا دیں اپنے فرائض کو حتی الوسع دیانت داری سے بجا لاویں

وہ الفاظ جنمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام بیعت لیتے ہیں

ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔

اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ ۳ بار۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہوں گا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ تین بار رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں آمین۔ پھر اس کے بعد آپ معہ دیگر حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں

فتوی ممانعت جہاد

اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال
دین کے لئے حرام ہے اب جنگ اور قتال
اب آگیا مسیح جو دین کا امام ہے
دین کے تمام جنگوں کا اب اختتام ہے
اب آسمان سے نور خدا کا نزول ہے
اب جنگ اور جہاد کا فتوی فضول ہے
دشمن ہے وہ خدا کا جو کرتا ہے اب جہاد
منکر نبی کا ہے جو یہ رکھتا ہے اعتقاد
کیوں چھوڑتے ہو لوگو نبی کی حدیث کو
جو چھوڑتا ہے چھوڑ دو تم اس خبیث کو
کیوں بھولتے ہو تم یضع الحرب کی خبر
کیا یہ نہیں بخاری میں دیکھو تو کھولکر
فرما چکا ہے سید کونین مصطفی
عیسی مسیح جنگوں کا کر دیگا التوا
جب آئیگا تو صلح کو وہ ساتھ لائیگا
جنگوں کے سلسلہ کو وہ یکسر مٹائیگا
پیویں گے ایک گھاٹ پہ شیر اور گوسپند
کھیلیں گے بچے سانپوں سے بیخوف و بےگزند
یعنی وہ وقت امن کا ہوگا نہ جنگ کا
بھولیں گے لوگ مشغلہ تیر و تفنگ کا
یہ حکم سن کے بھی جو لڑائی کو جائیگا
وہ کافروں سے سخت ہزیمت اٹھائیگا
اک معجزہ کے طور سے یہ پیشگوئی ہے
کافی ہے سوچنے کو اگر اہل کوئی ہے
القصہ یہ مسیح کے آنے کا ہے نشان
کر دیگا ختم آ کے وہ دین کی لڑائیاں
ظاہر ہیں خود نشان کہ زمان وہ زمان نہیں
اب قوم میں ہماری وہ تاب و تواں نہیں
اب تم میں خود وہ قوت و طاقت نہیں رہی
وہ سلطنت وہ رعب وہ شوکت نہیں رہی
وہ نام وہ نمود وہ دولت نہیں رہی
وہ عزم مقبلانہ وہ ہمت نہیں رہی

وہ علم وہ صلاح وہ عفت نہیں رہی
وہ نور اور وہ چاند کی طلعت نہیں رہی
وہ درد وہ گداز وہ رقت نہیں رہی
خلق خدا پہ شفقت و رحمت نہیں رہی
دل میں تمہارے یار کی الفت نہیں رہی
حالت تمہاری جاذب نصرت نہیں رہی
حمق آگیا ہے سر میں وہ فطنت نہیں رہی
کسل آگیا ہے دل میں جلادت نہیں رہی
وہ علم و معرفت وہ فراست نہیں رہی
وہ فکر وہ قیاس وہ حکمت نہیں رہی
دنیا و دین میں کچھ بھی لیاقت نہیں رہی
اب تمکو غیر قوموں پہ سبقت نہیں رہی
وہ انس و شوق و وجد وہ طاعت نہیں رہی
ظلمت کی کچھ بھی حد و نہایت نہیں رہی
ہر وقت جھوٹ سچ کی تو عادت نہیں رہی
نور خدا کی کچھ بھی علامت نہیں رہی
سو سو ہے گند دل میں طہارت نہیں رہی
نیکی کے کام کرنیکی رغبت نہیں رہی
خواں تہی پڑا ہے وہ نعمت نہیں رہی
دین بھی ہے ایک قشر حقیقت نہیں رہی
مولا سے اپنے کچھ بھی محبت نہیں رہی
دل مر گئے ہیں نیکی کی قدرت نہیں رہی
سب پر یہ اک بلا ہے کہ وحدت نہیں رہی
اک پھوٹ پڑ رہی ہے مودت نہیں رہی
تم مر گئے تمہاری وہ عظمت نہیں رہی
صورت بگڑ گئی ہے وہ صورت نہیں رہی
اب تم میں کیوں وہ سیف کی طاقت نہیں رہی
بھید اس میں ہے یہی کہ وہ حاجت نہیں رہی
اب کوئی تم پہ جبر نہیں غیر قوم سے
کرتی نہیں ہے منع صلوۃ اور صوم سے
ہاں آپ تم نے چھوڑ دیا دین کی راہ کو
عادۃ میں اپنی کر لیا فسق و گناہ کو
اب زندگی تمہاری تو سب فاسقانہ ہے
مومن نہیں ہو تم کہ قدم کافرانہ ہے
اے قوم تم پہ یار کی اب وہ نظر نہیں
روتے رہو دعاؤں میں بھی وہ اثر نہیں
کیونکر ہو وہ نظر کہ تمہارے وہ دل نہیں
شیطاں کے ہیں خدا کے پیارے وہ دل نہیں
تقوی کے جامے جتنے تھے سب چاک ہو گئے
جتنے خیال دین تھے ناپاک ہو گئے
کچھ کچھ جو نیک مرد تھے وہ خاک ہو گئے
باقی جو تھے وہ ظالم و سفاک ہو گئے
اب تم تو خود ہی مورد خشم خدا ہوئے
اس یار سے بشامت عصیاں جدا ہوئے

اب غیروں سے لڑائی کے معنی ہی کیا ہوئے
تم خود ہی غیر بن کے محل سزا ہوئے
سچ سچ کہو کہ تم میں امانت ہے اب کہاں
وہ صدق اور وہ دین و دیانت ہے اب کہاں
پھر جبکہ تم میں خود ہی وہ ایماں نہیں رہا
وہ نور مومنانہ و عرفاں نہیں رہا
پھر اپنے کفر کی خبر اے قوم لیجیے
آیت علیکم انفسکم یاد کیجیے
ایسا گماں کہ مہدی خونی بھی آئیگا
اور کافروں کے قتل سے دیں کو بڑھائیگا
اے غافلو یہ باتیں سراسر دروغ ہیں
بہتاں ہیں بے ثبوت ہیں اور بے فروغ ہیں
یارو جو مرد آنے کو تھا وہ تو آچکا
یہ راز تم کو شمس و قمر بھی بتا چکا
اب سال سترہ بھی صدی سے گزر گئے
تم میں سے ہائے سوچنے والے کدھر گئے
تھوڑے نہیں نشاں جو دکھائے گئے تمہیں
کیا پاک راز تھے جو بتائے گئے تمہیں
پر تم نے ان سے کچھ بھی اٹھایا نہ فائدہ
منہ پھیر کر ہٹا دیا تم نے یہ مائدہ
بخلوں سے یارو باز بھی آؤ گے یا نہیں؟
خو اپنی پاک صاف بناؤ گے یا نہیں؟
باطل سے میل دل کی ہٹاؤ گے یا نہیں؟
حق کی طرف رجوع بھی لاؤ گے یا نہیں؟
اب عذر کیا ہے کچھ بھی بتاؤ گے یا نہیں؟
مخفی جو دل میں ہے وہ سناؤ گے یا نہیں؟
آخر خدا کے پاس بھی جاؤ گے یا نہیں؟
اس وقت اس کو منہ بھی دکھاؤ گے یا نہیں؟
تم میں سے جسکو دین و دیانت سے ہے پیار
اب اس کا فرض ہے کہ وہ دل کر کے استوار
لوگوں کو یہ بتائے کہ وقت مسیح ہے
اب جنگ اور جہاد حرام اور قبیح ہے

ہم اپنا فرض دوستو اب کر چکے ادا
اب بھی اگر نہ سمجھو تو سمجھائیگا خدا

نوٹ ۔ یہ نظم کا اشتہار حضرۃ امام الزمان ۲۴ دسمبر ۱۹۰۰ء ... جنوری ۱۹۰۱ء کو دیا تھا نومبر و دسمبر ۱۹۰۳ء تک اس کو چودہ سال ہوئے ہیں جبکہ البدر اپنی پوری معنوں کیساتھ اس چہاردہم سال کی یادگار میں جو کہ آپ کی فتح اور نصرۃ کا زمانہ ہے قادیان سے ...

ملفوظات حضرت احمد

مسیح الزمان علیہ السلام

گذشتہ اشاعت کے آگے

حدیثون مین جو یہ مذکور ہے کہ جب کسی کو دجال کے مقابلہ کی طاقت نہ رہے گی اور ہر جگہ اس کا تسلط ہوگا تو آخرکار مسیح دعا کریگا اور اس دعا سے وہ ہلاک ہوگا یعنی کوئی تدبیر کارگر نہ ہوگی اور کل تدابیر کا خاتمہ ہو جاویگا ہماری رائے یہ ہے کہ تدابیر کو بالکل نہ چھوڑے یہ بھی سنتہ رہین کیونکہ انبیاء نے بھی ان کو بالکل نہین چھوڑ دیا بلکہ ان کے صفات مین سے ہے کہ تدابیر کرے تھے اولوالایدی والابصار ان کی شان مین ہے۔ ہان یہ ضرور ہے کہ تدابیر پر بھروسہ نکرے نظر خدا پر رکھے۔ بیان اور زبان مین جہان تک طاقت ہے ان سے کام لیا جاوے اب یہ دن ہین کہ ان مین ایک حصہ اپنے وقت کا خاص دعا کے لئے رکھا جاوے جب تبتل اور انقطاع کرکے انسان دعا کرتا ہے تو دوسرے علوم بھی آ سے بہت سوجھتے ہین تو ایک حصہ یہ ہو کہ دعا کے ذریعہ سے خدا تعالیٰ ان لوگون کے خیالات کے استیصال کے لئے دل مین ڈالے اور دوسرا حصہ اور دعاؤن کے لئے جو اس کے متعلق ہون

الہام فرمایا کہ کھانسی کی شدت بہت ہوتی تھی اور بعض وقت حالت جان کندنی کی سی ہو جاتی تھی اور کوئی امید زندگی کی باقی نہ رہتی تھی کہ مجھے الہام ہوا اذا جاء نصر اللہ والفتح ورأیت الناس یدخلون فی دین اللہ افواجا۔ اس کی تفہیم یہ ہوئی کہ موت کا جو خیال کرتے ہو وہ غلط ہے یہ اس وقت ہوگی جب خدا کی فتح اور نصرۃ ہوگی اور لوگ فوج در فوج اس سلسلہ مین داخل ہونگے۔

اس وقت کوچ کرنا تو ضروری ہے کیونکہ ہر ایک شخص ایک ایک کام کے لئے پیدا کیا جاتا ہے۔ جب وہ کام ہو گیا تو پھر یہان رہنے کی ضرورت کیا ہر کسے را بہر کارے ساختند۔ بعض لوگ صرف کھانے پینے کے لئے پیدا ہوتے ہین جب وہ اپنی مقدار مقدر کھا پی لیتے ہین تو موت آ جاتی ہے لیکن تائید الٰہی ان لوگون کے شامل حال نہین ہوتی مگر جو دین کے لئے آتے ہین ان کے ساتھ خدا تعالیٰ نرمی اور ملائمت کا معاملہ کرتا ہے اور اس دنیا سے وہ نہین اٹھائے جاتے جب تک کہ اس کام کو پورا نکر لین۔

درازی عمر کا نسخہ انسان اگر درازی عمر چاہتا ہے تو خاص دین کے لئے کچھ وقت وقف کرے خدا کے ساتھ دغا پیش نہین جاتا اگر کوئی دین کی تائید کے لئے کچھ لکھے یا کہے تو صرف ہمین سنا لینے سے ہی فائدہ نہ ہوگا کیونکہ ہم نہین جانتے کہ اس کی نیت کیا ہے ہر ایک کا معاملہ خدا سے صاف ہونا چاہیے وہ دلون کی نیت کو جانتا ہے بیہودہ بات یہان نہین سنی جاتی تو خدا کے نزدیک کیا وقعت رکھ سکتی ہے اس لئے کوئی موٹی بات کرکے دکھانی چاہیے جو نمایان ہو

اور درازی عمر کے لئے یہی مفید ہے۔ اگر دنیا کے لئے کوئی کتنا ہی کرتا رہے تو خدا کو اس سے کیا۔ دین کے لئے کچھ کرکے دکھانا چاہیے عمر درازی کے لئے یہ کافی ہے کہ ایک وفادار خادم دین کا بن جاوے۔ خدا کا خالص بندہ ہو کیونکہ آج دین کو ضرورت ہے کہ کوئی اس کا بنے ورنہ عمر کا ذمہ دار کوئی نہین۔ ایک صحابی کو جنگ مین تیر لگا وہ اپنی جان سے مایوس ہوئے اسی وقت خدا سے دعا مانگی اور کہا کہ مجھے عمر کا تو فکر نہین ہو تھوڑی ہو یا بہت مگر جن یہودیون نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ستایا ہے مین چاہتا تھا کہ ان سے انتقام لون وہ اسی وقت اچھے ہو گئے اور پھر برابر زندہ رہے حتی کہ ان یہودیون سے انتقام لیا۔ خدا کی قدرت جب انتقام لے چکے تو اسی مقام سے خون جاری ہو گیا اور وہ فوت ہو گئے۔

جن راہون سے اقبال حاصل ہوتا ہے اور دنیا مین بھی ترقی ہوتی ہے ان کو تو یہ لوگ نہین دیکھتے اور جن سے نحوست آتی ہے ان کو مقدم رکھتے ہین۔

فتنہ نصاریٰ پر رائے میرا مذہب یہ ہے کہ اگرچہ بہت لوگون نے اس باطل کی تردید مین آزادانہ مضامین بھی لکھے ہین مگر ابھی تک یہ حالت ہے جیسے سفید بیل کی کھال پر کوئی ایک بال سیاہ ہو کیونکہ قومی تعصب نے گھر کیا ہوا ہے اگر کوئی نیک بخت انگریز ہو اور وہ اسلامی شعار کا قائل ہو تو اپنے آپ کو ظاہر نہین کر سکتا اور یہ فتنہ اس قدر بڑھ گیا ہوا ہے کہ اگر کل درخت قلمین بن جاوین تو بھی اسے کفایت نہین کر سکتین۔ دنیا کا وہ حصہ جو کہ وحشیانہ زندگی بسر کرتا ہے چھوڑ کر باقی مین نصف کے قریب عیسائی ہین اب اس وقت ہر ایک

مومن کا کام

یہ چاہیے کہ جب تک دم مین دم ہے اس باطل مذہب کا مقابلہ کرتا رہے اور اصل بات یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کا ہاتھ نہ ہو تو کچھ بھی نہین ہو سکتا

---

۹ فروری سنہ ۱۹۰۴ء

کمال کے ساتھ عیوب جمع نہین ہو سکتے شام کے وقت عشاء سے پیشتر آپ نے مجلس فرمائی اور فرمایا کہ کمال کے ساتھ عیوب جمع نہین ہو سکتے اس زمانہ مین ایک عبداللطیف کا ہی نمونہ دیکھ لو کہ جس حالت مین اس نے جان جیسی عجیب شے سے دریغ نہ کیا تو اب جان کے بعد اس پر کیا نکتہ چینی کر سکتے ہین خواہ کوئی ہزار ہا پردہ ڈالے۔ مگر ان کی استقامت پر شک نہین ہو سکتا۔ بیوی۔ بچون۔ مال وجاہ کی پرواہ نہ کرنا اور یہان سے جا کر ان مین سے کسی سے نہ ملنا ایسی استقامت ہے کہ سن کر لرزہ آتا ہے۔ دنیا مین بھی اگر ایک نوکر خدمت کرے اور حق وفا کا ادا کرے تو جو محبت اس سے ہوگی وہ دوسرے سے کیا ہو سکتی ہے جو صرف اس بات پر ناز کرتا ہے کہ مین نے کوئی اُچک پنا نہین کیا حالانکہ اگر کرتا تو سزا پاتا۔ اتنی بات سے حقوق قائم نہین ہو سکتے۔ حقوق تو صرف صدق [illegible] قائم ہو سکتے ہین۔ جیسے ابراہیم الذ[illegible]

۱۰ سے ۱۳ فروری سنہ ۴ تک

صرف ایک دو دن سیر ہوئی مگر مقدمات کے متعلق گفتگو ہوتی رہی ۱۱ فروری کی شام کو مختصر اذکار سید احمد صاحب سرہندی رحمۃ اللہ علیہ اور کتاب فتوح الغیب کی نسبت ہوئے جو کہ ذیل مین ہین۔

اقوال سلف کی اصلاح فرمایا سید احمد صاحب سرہندی کا ایک خط ہے جس مین انہون نے بتلایا ہے کہ اس قدر احمد مجھ سے پیشتر گذر چکے ہین اور ایک آخری احمد ہے پھر آپ نے اس کی ملاقات کی خواہش ظاہر کی ہے اور خود.... اس کے زمانے سے پیشتر ہونے پر افسوس کیا ہے اور لکھا ہے یا اسفا علی لقائہ پھر فرمایا کہ ان کا ایک قول میرے نزدیک درست نہین ہے وہ کہتے ہین کہ کرامات اس وقت صادر ہوتی ہین جب کہ سالک الی اللہ کا صعود تو اچھا ہو مگر نزول اچھا نہ ہو اور اگر نزول بھی اچھا ہو تو پھر کرامات صادر نہین ہوتین گویا کرامات کے صدور کا وہ ادنےٰ درجہ قرار دیتے ہین۔ حالانکہ یہ غلط ہے۔ جس قدر انبیاء آئے ہین ان سے بارش کی طرح کرامات صادر ہوتی رہی ہین ان کے اس قول سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اپنی پردہ پوشی کرتے ہین اور خود ان

ملفوظات حضرت احمد

مسیح الزمان ؑ

گذشتہ اشاعت کے آگے

حدیثون مین جو یہ مذکور ہے کہ جب کسی کو دجال کے مقابلہ کی طاقت نہ رہے گی اور ہر جگہ اس کا تسلط ہوگا تو آخر کار مسیح دعا کریگا اور اس دعا سے وہ ہلاک ہوگا [illegible] یہ ہوگی اور کل تدابیر کا خاتمہ ہو جاویگا [illegible] ہے کہ تدابیر کو بالکل نہ چھوڑے یہ بھی سنتہ [illegible] بھی ان کو بالکل نہین چھوڑ دیا بلکہ ان [illegible] ہے کہ تدابیر کرلے تھے اور لو کان لاکیدی [illegible] ان کی شان مین ہے۔ ہان یہ ضرور ہے کہ تدابیر پر بھروسہ نہ کرے نظر خدا پر رکھے۔ بیان اور زبان مین جہان تک طاقت ہے ان سے کام لیا جاوے اب دل ہین کہ ان مین ایک حصہ اپنے وقت کا خاص دعا کے لئے رکھا جاوے جب تبتل اور انقطاع کر کے انسان دعا کرتا ہے تو دوسرے علوم بھی آ سے بہت سوجھتے ہین تو ایک حصہ یہ ہو کہ دعا کے ذریعہ سے خدا تعالیٰ ان لوگون کے خیالات کے استیصال کے لئے دل مین ڈالے اور دوسرا حصہ اور دعاؤن [illegible] جو اس کے متعلق ہون

الہام فرمایا کہ کھانسی کی شدت بہت ہوتی تھی اور بعض وقت حالت جان کندنی کی سی ہو جاتی تھی اور کوئی امید زندگی کی باقی نہ رہتی تھی کہ مجھے الہام ہوا

اذا جاء نصر اللہ والفتح ورایت الناس یدخلون فی دین اللہ افواجا۔ اس کی تفہیم یہ ہوئی کہ موت کا جو خیال کرتے ہو وہ غلط ہے یہ اس وقت ہوگی جب خدا کی فتح اور نصرۃ ہوگی اور لوگ فوج در فوج اس سلسلہ مین داخل ہونگے۔

اس وقت کوچ کرنا تو ضروری ہے کیونکہ ہر ایک شخص ایک ایک کام کے لئے پیدا کیا جاتا ہے۔ جب وہ کام ہو گیا تو پھر یہان رہنے کی ضرورت کیا ہر کسے را بہر کارے ساختند۔ بعض لوگ صرف کھانے پینے کے لئے پیدا ہوتے ہین جب وہ اپنی مقدار مقدر کھائی لیتے ہین تو موت آجاتی ہے لیکن تائید الٰہی ان لوگون کے شامل حال نہین ہوتی مگر جو دین کے لئے آتے ہین ان کے ساتھ خدا تعالیٰ نرمی اور ملائمت کا معاملہ کرتا ہے اور اس دنیا سے وہ نہین اٹھائے جاتے جب تک اس کام کو پورا نکرلین ✦

درازی عمر کا نسخہ انسان اگر درازی عمر چاہتا ہے تو خاص دین کے لئے کچھ وقت وقف کرے خدا کے ساتھ دغا بازی نہین چلتا اگر کوئی دین کی تائید کے لئے کچھ لکھے یا کہے تو صرف ہمین سنانے سے ہی فائدہ نہ ہوگا کیونکہ ہم نہین جانتے کہ اس کی نیت کیا ہے ہر ایک کا معاملہ خدا سے صاف ہونا چاہیئے وہ دلون کی نیت کو جانتا ہے بیہودہ بات یہان نہین چل جاتی تو خدا کے نزدیک کیا وقعت رکھ سکتی ہے اس لئے کوئی موٹی بات کر کے دکھانی چاہیئے جو نمایان ہو

اور درازی عمر کے لئے یہی نسخہ ہے۔ اگر دنیا کے لئے کوئی کتنا ہی کرتا رہے تو خدا کو اس سے کیا۔ دین کے لئے کچھ کر کے دکھانا چاہیئے عمر درازی کے لئے یہ کافی ہے کہ ایک وفادار خادم دین کا بن جاوے۔ خدا کا خالص بندہ ہو کیونکہ آج دین کو ضرورۃ ہے کہ کوئی اس کا بنے ورنہ عمر کا ذمہ وار کوئی نہین۔ ایک صحابی کو جنگ مین تیر لگا وہ اپنی جان سے مایوس ہوئے اسی وقت خدا سے دعا مانگی اور کہا کہ مجھے عمر کا تو فکر نہین ہی تھوڑی ہو یا بہت مگر جن یہودیون نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ستایا ہے مین چاہتا تھا کہ ان سے انتقام لون وہ اسی وقت اچھے ہو گئے اور پھر برابر زندہ رہے حتیٰ کہ ان یہودیون سے انتقام لیا۔ خدا کی قدرت جب انتقام لے چکے تو اسی مقام سے خون جاری ہو گیا اور وہ فوت ہو گئے۔

جن راہون سے اقبال حاصل ہوتا ہے اور دنیا مین بھی ترقی ہوتی ہے ان کو تو یہ لوگ نہین دیکھتے اور جن سے نحوست آتی ہے ان کو مقدم رکھتے ہین ✦

فتنہ نصاریٰ پر رائے میرا مذہب یہ ہے کہ اگرچہ بہت لوگون نے اس باطل کی تردید مین آزادانہ مضامین بھی لکھے ہین مگر ابھی تک یہ حالت ہے جیسے سفید بیل کی کھال پر کوئی ایک بال سیاہ ہو کیونکہ قومی تعصب نے گھر کیا ہوا ہے اگر کوئی نیک بخت انگریز ہو اور وہ اسلامی شعار کا قائل ہو تو اپنے آپ کو ظاہر نہین کر سکتا اور یہ فتنہ اس قدر بڑھ گیا ہوا ہے کہ اگر کل درخت قلمین بن جاوین تو بھی اسے کفایت نہین کر سکتین۔ دنیا کا وہ حصہ جو کہ وحشیانہ زندگی بسر کرتا ہے چھوڑ کر باقی مین نصف کے قریب عیسائی ہین اب اس وقت ہر ایک

مومن کا کام

یہ چاہیئے کہ جب تک دم مین دم ہے اس باطل مذہب کا مقابلہ کرتا رہے اور اصل بات یہ ہے کہ خدا تعالےٰ کا ہاتھ نہ ہو تو کچھ بھی نہین ہو سکتا

۹ فروری سنہ ۱۹۰۴ء

کمال کے ساتھ عیوب جمع نہین ہو سکتے شام کے وقت عشاء سے پیشتر آپ نے مجلس فرمائی اور فرمایا کہ کمال کے ساتھ عیوب جمع نہین ہو سکتے اس زمانہ مین ایک عبداللطیف کا ہی نمونہ دیکھ لو کہ جس حالت مین اس نے جان جیسی عجیب شئے سے دریغ نہ کیا تو اب جان کے بعد اس پر کیا نکتہ چینی کر سکتے ہیں خواہ کوئی ہزار پردہ ڈالے۔ مگر ان کی استقامت پر شک نہین ہو سکتا۔ بیوی۔ بچون۔ مال وجاہ کی پرواہ نہ کرنا اور یہان سے جاکر ان مین سے کسی سے نہ ملنا ایسی استقامت ہے کہ سن کر لرزہ آتا ہے۔ دنیا مین بھی اگر ایک نوکر خدمت کرے اور حق وفا کا ادا کرے تو جو محبت اس سے ہوگی وہ دوسرے سے کیا ہو سکتی ہے جو صرف اس بات پر ناز کرتا ہے کہ مین نے کوئی اچک پنا نہین کیا حالانکہ اگر کرتا تو سزا پاتا۔ اتنی بات سے حقوق قائم نہین ہو سکتے۔ حقوق تو صرف صدق و وفا سے قائم ہو سکتے ہین۔ جیسے ابراہیم الذی وفی۔

۱۰ سے ۱۳ فروری سنہ ۴ء تک

صرف ایک دو دن سیر ہوئی مگر مقدمات کے متعلق گفتگو ہوتی رہی ۱۱ فروری کی شام کو مختصر اذکار سید احمد صاحب سرہندی رحمۃ اللہ علیہ اور کتاب فتوح الغیب کی نسبت ہوئے جو کہ ذیل مین ہین:

اقوال سلف کی اصلاح فرمایا سید احمد صاحب سرہندی کا ایک خط ہے جس مین انہون نے بتلایا ہے کہ اس قدر احمد مجھ سے پیشتر گذر چکے ہین اور ایک آخری احمد ہے پھر آپ نے اس کی ملاقات کی خواہش ظاہر کی ہے اور خود.... اس کے زمانے سے پیشتر ہونے پر افسوس کیا ہے اور لکھا ہے یا اسفا علیٰ لقائہ

پھر فرمایا کہ ان کا ایک قول میرے نزدیک درست نہین ہے وہ کہتے ہین کہ کرامات اس وقت صادر ہوتی ہین جب کہ سالک الی اللہ کا صعود تو اچھا ہو مگر نزول اچھا نہ ہو اور اگر نزول بھی اچھا ہو تو پھر کرامات صادر نہین ہوتین گویا کرامات کے صدور کا وہ ادنےٰ درجہ قرار دیتے ہین۔ حالانکہ یہ غلط ہے۔ جس قدر انبیاء آئے ہین ان سے بارش کی طرح کرامات صادر ہوتی رہی ہین ان کے اس قول سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اپنی پردہ پوشی کرتے ہین اور خود ان

خود ان کو اس کوچہ میں دخل نہیں تھا۔ فتوح الغیب کو اگر دیکھا جاوے تو بہت سیدھے سادے رنگ میں سلوک اور توحید کی راہ بتلائی ہے شیخ عبدالقادر جیلانی رح قائل ہیں کہ جو شخص ایک خاص تعلق اور پیوند خدا سے کرتا ہے اس سے ضرور مکالمہ الٰہی ہوتا ہے یہ کتابیں ایک اور رنگ میں ان کے اپنے سوانح معلوم ہوتے ہیں۔ جیسے جیسے خدا کا فضل ان پر ہوتا رہا اور وہ ترقی مراتب کرتے رہے ویسے ویسے بیان کرتے رہے

ادب مسجد

حضرۃ اقدس ع کے صاحبزادہ میاں بشیر احمد صاحب اپنے دوسرے بھائیوں کے ساتھ کھیلتے کھیلتے مسجد میں آ گئے اور اپنے ابا جان کے پاس ہو بیٹھے اور اپنے لڑکپن تھے باعث کسی بات کے یاد آ جانے پر آپ دبی آواز کھل کھلا کر ہنس پڑتے تھے اس پر حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ مسجد میں ہنسنا نہ چاہیئے۔ جب دیکھا کہ ہنسی ضبط نہیں ہوتی تو اپنے باپ کی نصیحت پر یوں عمل کیا کہ صاحبزادہ صاحب اسی وقت اٹھکر چلے گئے ❖

ملفوظات امام الزمان علیہ الصلوٰۃ والسلام

۸ جنوری ۱۹۰۴ء کو بعد نماز جمعہ نماز اعلیحضرۃ حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ہمارے محسن و مخدوم جناب محمد علیخان صاحب ڈائرکٹر مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان کے برادر معظم اور جناب چیف اعلیٰ ریاست مالیر کوٹلہ کی (جو اپنے کسی ضروری کام کو لئے آئے تھے) ملاقات ہوئی حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس موقع پر جو کچھ فرمایا وہ تقریر ذیل میں درج کی جاتی ہے۔۔ (ایڈیٹر)

فرمایا

گلستان میں شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے

کار دنیا کسے تمام نکرد

گناہ اور غفلت سے پرہیز کے لئے اس قدر تدبیر کی ضرورۃ ہے جو حق ہے۔ دعا کا جب تک یہ دونوں اس درجہ پر نہ ہوں اُس وقت تک انسان تقویٰ کا درجہ حاصل نہیں کرتا اور پورا متقی نہیں بنتا۔ اگر صرف دعا کرتا ہے اور خود کوئی تدبیر نہیں کرتا تو وہ اللہ تعالیٰ کا امتحان کرتا ہے؟ یہ سخت گناہ ہے اللہ تعالیٰ کا امتحان نہیں کرنا چاہیئے۔ اس کی مثال ایسی ہے جیسے ایک زمیندار اپنی زمین میں تردد تو نہیں کرتا اور بدوں کاشت کے دعا کرتا ہے وہ کبھی کامیاب نہیں ہو سکتا اور اسی طرح پر جو شخص صرف تدبیر کرتا ہے اور اسی پر بھروسہ کرتا اور اللہ تعالیٰ سے دعا نہیں مانگتا وہ ملحد ہے۔

تدبیر اور دعا کا اتحاد اسلام ہے

جیسے پہلا آدمی جو صرف دعا کرتا ہے وہ خطاکار ہے اسیطرح پر یہ دوسرا جو تدبیر ہی کو کافی سمجھتا ہے وہ ملحد ہے مگر تدبیر اور دعا دونوں باہم ملا دینا اسلام ہے اسی واسطے میں نے کہا ہے کہ گناہ اور غفلت سے بچنے کے لئے اسی قدر تدبیر کرے جو تدبیر کا حق ہے اور اسیقدر دعا کرے جو دعا کا حق ہے۔

اسی واسطے قرآن شریف کی پہلی ہی سورہ فاتحہ میں ان دونوں باتوں کو مدنظر رکھکر فرمایا ہے ایاک نعبد و ایاک نستعین ایاک نعبد اسی اصل تدبیر کو بتاتا ہے اور مقدم اس کو کیا ہے کہ پہلے انسان رعایت اسباب اور تدبیر کا حق ادا کرے مگر اس کے ساتھ ہی دعا کے پہلو کو چھوڑ نہ دے بلکہ تدبیر کے ساتھ ہی اس کو مدنظر رکھے۔ مومن جب ایاک نعبد کہتا ہے کہ ہم تیری ہی عبادۃ کرتے ہیں تو معاً اس کے دل میں گذرتا ہے کہ میں کیا چیز ہوں جو اللہ تعالیٰ کی عبادت کروں۔ جب تک اس کا فضل اور کرم نہ ہو اس لئے وہ معاً کہتا ہے ایاک نستعین۔ مدد بھی تجھ ہی سے چاہتے ہیں یہ ایک نازک مسئلہ ہے جسکو بجز اسلام کے اور کسی مذہب نے نہیں سمجھا۔ اسلام ہی نے اس کو سمجھا ہے عیسائی مذہب کا تو ایسا حال ہے کہ اس نے ایک عاجز انسان کے خون پر بھروسہ کر لیا اور انسان کو خدا بنا رکھا ہے۔ ان میں دعا کے لئے وہ جوش اور اضطراب ہی کب پیدا ہو سکتا ہے جو دعا کے لئے ضروری اجزا ہیں۔ وہ تو ان شاء اللہ کہنا بھی گناہ سمجھتے ہیں۔ لیکن مومن کی روح ایک لحظہ کے لئے بھی گوارا نہیں کرتی کہ وہ کوئی بات کہے اور انشاء اللہ نہ کہے۔ پس اسلام کے لئے ضروری امر ہے کہ اس میں داخل ہونے والا اس اصل کو مضبوط پکڑ لے تدبیر بھی کرے اور مشکلات کے لئے دعا بھی کرے اور کراوے

اگر ان دونوں پلوں میں سے کوئی ایک ہلکا ہے تو کام نہیں چلتا ہے اس لئے ہر ایک مومن کے واسطے ضروری ہے کہ اس پر عمل کرے مگر اس زمانہ میں میں دیکھتا ہوں کہ لوگوں کی یہ حالت ہو رہی ہے کہ وہ تدبیریں تو کرتے ہیں مگر دعا سے غفلت کی جاتی ہے بلکہ اسباب پرستی اس قدر بڑھ گئی ہے کہ تدابیر دنیا ہی کو خدا بنا لیا گیا ہے اور دعا پر ہنسی کی جاتی ہے اور اسکو ایک فضول شے قرار دیا جاتا ہے یہ سارا اثر یورپ کی تقلید سے ہوا ہے۔ یہ خطرناک زہر ہے جو دنیا میں پھیل رہا ہے مگر خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ اس زہر کو دور کرے

سلسلہ عالیہ احمدیہ کی غرض

چنانچہ یہ سلسلہ اس نے اسی لئے قائم کیا ہے تا دنیا کو خدا کی معرفت ہو اور دعا کی حقیقت اور اس کے اثر سے اطلاع ملے بعض لوگ اس قسم کے بھی ہیں جو بظاہر دعا بھی کرتے ہیں مگر اس کے مفہوم اور اثرات سے بے بہرہ رہتے ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ آداب الدعا سے ناواقف ہوتے ہیں اور دعا کے اثر کے لئے بہت جلدی کرتے ہیں حالانکہ یہ طریق ٹھیک نہیں ہے پس کچھ تو پہلے ہی زمانہ کے اثر اور رنگ سے اسباب پرستی ہو گئی ہے اور دعا سے غفلت عام ہو گئی۔ خدا تعالیٰ پر ایمان نہیں رہا۔ نیکیوں کی ضرورت نہیں سمجھی جاتی اور کچھ ناواقفی اور جہالت نے تباہی کر رکھی ہے کہ حق کو چھوڑ کر صراط مستقیم کو چھوڑ کر اور راہ اور طریقے اور اوراد ایجاد کر لئے گئے ہیں جس کی وجہ سے لوگ بھٹکتے پھر رہے ہیں اور کامیاب نہیں ہوتے ❖

ابرار اخیار ملتے اور اللہ تعالیٰ۔

سب سے پہلے ضروری ہے کہ جس سے دعا کرتا ہے اُس پر کامل ایمان ہو۔ اُس کو موجود۔ سمیع۔ بصیر۔ خبیر۔ علیم۔ متصرف۔ قادر سمجھے اور اس کی ہستی پر ایمان رکھے کہ وہ دعاؤں کو سنتا ہے۔ اور قبول کرتا ہے

مگر کیا کروں کسکو سناؤں۔ اب اسلام میں مشکلات ہی اور آ پڑی ہیں کہ جو محبت خدا تعالیٰ سے کرنی چاہیئے وہ دوسروں سے کرتے ہیں اور خدا تعالیٰ کا رتبہ اور مردوں کو دیتے ہیں۔ حاجت روا اور مشکلکشا صرف اللہ تعالیٰ کی ذات پاک تھی مگر اب جس قبر کو دیکھو وہ حاجت روا ٹھہرائی گئی ہے۔ میں اس حالت کو دیکھتا ہوں تو دل میں درد اٹھتا ہے مگر کیا کہیں کس کو جا کر سنائیں دیکھو قبر پر اگر ایک شخص بیس برس بیٹھا ہوا پکارتا رہے تو اُس قبر سے کوئی آواز نہیں آئیگی مگر مسلمان ہیں کہ قبروں پر جاتے اور اُن سے مرادیں مانگتے ہیں میں کہتا ہوں وہ قبر خواہ کسی کی ہی ہو

اس سے کوئی مراد نہین بر آسکتی حاجت روا اور مشکلکشا تو صرف اللہ تعالےٰ ہی کی ذات ہے اور کوئی اُس صفت کا موصوف نہین - قبر سے کسی قسم کی امید مت رکھو - بر خلاف اس کے اگر اللہ تعالےٰ کو اخلاص اور ایمان کے ساتھ دن مین دس مرتبہ بھی پکارو

تو مین یقین رکھتا ہون اور میرا اپنا تجربہ ہے کہ وہ دس دفعہ ہی آواز سنتا اور دس دفعہ جواب دیتا ہے - لیکن شرط یہ ہے کہ پکارے اسطرح پر جو پکارنے کا حق ہے

ہم سب ابرار اخیار اُمت کی عزت کرتے ہین اور ان سے محبت رکھتے ہین لیکن ان کی محبت اور عزت کا یہ تقاضا نہین ہے کہ ہم ان کو خدا بنالین اور وہ صفات جو خدا تعالےٰ مین ہین ان مین یقین کرلین مین بڑے دعوےٰ کے ساتھ کہتا ہون کہ وہ

ہماری آواز نہین سنتے اور اس کا جواب نہین دیتے - دیکھو حضرۃ امام حسین رضہ ایک گھنٹہ مین ۷۲ آدمی آپ کے شہید ہوگئے اُس وقت آپ سخت نرغہ مین تھے - اب طبعًا ہر ایک شخص کا کانشنس گواہی دیتا ہے کہ وہ اس وقت جبکہ ہر طرف سے دشمنون مین گھرے ہوئے تھے اپنے لئے اللہ تعالےٰ سے دعا کرتے ہون گے کہ اس مشکل سے نجات ملجاوے لیکن وہ دعا اس وقت منشاء الہی کے خلاف تھی اور قضاء قدر اس کے مخالف تھے اس لئے وہ اسی جگہ شہید ہوگئے اگر ان کے قبضہ و اختیار مین کوئی بات ہوتی تو انہون نے کونسا دقیقہ اپنے بچاؤ کے لئے اُٹھا رکھا تھا مگر کچھ بھی کارگر نہ ہوا - اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ قضاء و قدر کا سارا معاملہ اور تصرف تمام اللہ تعالےٰ ہی کے ہاتھ مین ہے جو اس قدر ذخیرہ قدرۃ کا رکھتا ہے احد حی و قیوم ہے اُس کو چھوڑ کر جو مُردون اور عاجز بندون کی قبرون پر جاکر اُن سے مرادین مانگتا ہے اس سے بڑھکر بے نصیب کون ہو سکتا ہے؟ انسان کے سینہ مین دو دل نہین ہوتے ایک ہی دل ہے وہ دو جگہ محبت نہین کرسکتا - اس لئے اگر کوئی زندون کو چھوڑکر مردون کے پاس جاتا ہے وہ حفظ مراتب نہین کرتا - اور یہ مشہور بات ہے -

گر حفظ مراتب نکنی زندیقی

خدا تعالےٰ کو خدا تعالےٰ کی جگہ پر رکھو - اور انسان کو انسان کا مرتبہ دو - اس سے آگے مت بڑھاؤ مگر مین افسوس سے ظاہر کرتا ہون کہ حفظ مراتب نہین کیا جاتا زندہ اور مردہ کی تفریق ہی نہین کی بلکہ انسان عاجز اور خدا ئے قادر مین بھی کوئی فرق اس زمانہ مین نہین کیا جاتا - جیساکہ خدا تعالےٰ نے مجھ پر ظاہر کیا ہے - صدیون سے خدا تعالیٰ کا قدر نہین پہچانا گیا اور خدا تعالیٰ کی عظمت و جبروت عاجز بندون اور بے قدر چیزون کو دی گئی ہے

مجھے تعجب آتا ہے اُن لوگون پر جو مسلمان کہلاتے ہین لیکن باوجود مسلمان کہلانے کے خدا تعالیٰ کو چھوڑتے ہین اور اس کی صفات مین دوسرون کو شریک کرتے ہین جیساکہ مین دیکھتا ہون کہ مسیح ابن مریم کو جو ایک عاجز انسان تھا - اگر قرآن شریف نہ آیا ہوتا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مبعوث نہ ہوئے ہوتے تو ان کی رسالت بھی ثابت نہوتی - بلکہ انجیل سے تو وہ کوئی اعلیٰ اخلاق کا آدمی بھی ثابت نہین ہوتا لیکن عیسائیون کے اثر سے متاثر ہوکر مسلمان بھی ان کو خدائی درجہ دینے مین پیچھے نہین رہے کیونکہ جیساکہ وہ صاف مانتے ہین کہ وہ ابتک حی و قیوم ہے اور زمانہ کا کوئی اثر اس پر نہین ہوا - آسمان پر موجود ہے - مردون کو زندہ کیا کرتا تھا - جانورون کو پیدا کیا کرتا تھا - غیب جاننے والا تھا - پھر اس کی خدا بنانے مین اور کیا باقی رہا - افسوس مسلمانون کی عقل ماری گئی جو ایک خدا ماننے والے تھے وہ اب ایک مردہ کو خدا سمجھتے ہین اور ان خداؤن کا تو شمار نہین جو مردہ پرستون اور مزار پرستون نے بنائے ہوئے ہین ایسی حالت اور صورت مین خدا تعالےٰ کی غیرۃ نے یہ تقاضا کیا ہے کہ ان مصنوعی خداؤن کی خدائی کو خاک مین ملایا جاوے اور زندون اور مردون مین ایک امتیاز قائم کرکے دنیا کو حقیقی خدا کے سامنے سجدہ کرایا جاوے -

اسی غرض کے لئے اُس نے مجھے بھیجا اور اپنے نشانون کے ساتھ بھیجا ہے

یاد رکھو کہ انبیاء علیہم السلام کو جو شرف اور رتبہ ملا وہ صرف اسی بات سے ملا ہے کہ انہون نے حقیقی خدا کو پہچانا اور اس کی قدر کی - اُسی ایک ذات کی حضور انہون نے اپنی ساری خواہشون اور آرزوئون کو قربان کیا کسی مردہ اور مزار پر بیٹھکر انہون نے مرادین نہین مانگی ہین ◆

دیکھو حضرۃ ابراہیم علیہ السلام کتنے بڑے عظیم الشان نبی تھے اور خدا تعالےٰ کے حضور ان کا کتنا بڑا درجہ اور رتبہ تھا - اب اگر آنحضرۃ صلعم بجائے خدا تعالےٰ کے حضور گرنے کے ابراہیم کی پوجا کرتے تو کیا ہوتا؟ کیا آپکو وہ اعلیٰ درجہ کے مراتب مل سکتے جو ملے ہین؟ کبھی نہین پھر جبکہ ابراہیم علیہ السلام آپ کے بزرگ بھی تھے - اور آپ نے ان کی قبر پر جاکر یا بیٹھکر اُن سے کچھ نہین مانگا - اور نہ کسی اور قبر پر جاکر آپنے اپنی کوئی حاجت پیش کی تو کس قدر بیوقوفی اور بیدینی ہے کہ آج مسلمان قبرون پر جاکر اُن سے مرادین مانگتے ہین اور ان کی پوجا کرتے ہین اگر قبرون سے کچھ ملسکتا تو اس کے لئے سب سے پہلے آنحضرۃ صلی اللہ علیہ وسلم قبرون سے مانگتے مگر نہین مردہ اور زندہ مین جس قدر فرق ہے وہ بالکل ظاہر ہے بجز خدا تعالےٰ کے اور کوئی مخلوق اور ہستی نہین ہے جس کی طرف انسان توجہ کرے اور اس سے کچھ مانگے - رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ذات کے عاشق زار اور دیوانہ ہوئے اور پھر وہ پایا جو دنیا مین کبھی کسیکو نہین ملا - آپ کو اللہ تعالےٰ سے اس قدر محبت تھی کہ عام لوگ بھی کہا کرتے تھے کہ **عشق محمد علیٰ ربہٖ** - یعنی محمدؐ اپنے رب پر عاشق ہوگیا - صلی اللہ علیہ وسلم - حقیقت مین انبیاء علیہم السلام کو جو شرف ملا - اور جو نعمت حاصل ہوئی وہ اسی وجہ سے اور اگر کوئی پاسکتا ہے تو اسی ایک راہ سے پاسکتا ہے - رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالےٰ کا دامن پکڑا اور قوم اور برادری کی کچھ بھی پرواہ نکی - خدا تعالیٰ نے بھی وہ وفا کی کہ ساری دنیا جانتی ہے جس مکہ سے آپ نکالے گئے تھے اُسی مکہ مین ایک شاہنشاہ کی شان اور حیثیت سے داخل ہوئے قوم اور برادری نے اپنی طرف سے کوئی دقیقہ ایذا رسانی کا باقی نہین چھوڑا لیکن جب خدا ساتھ تھا وہ کچھ بھی بگاڑ نہ سکے - مین یقینًا جانتا ہون اور نبیون اور رسولون کی زندگی اس پر گواہ ہے کہ وہ چونکہ اللہ تعالےٰ ہی پر بھروسہ کرلیتے ہین اس لئے وہ نہین مرتے جب تک کہ ان کی مرادین پوری نہ ہوجائین اور وہ اپنے مقصد مین کامیاب نہ ہولین آنحضرۃ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعائین دنیا کی لئے نہ تھین بلکہ آپ کی دعائین یہ تھین کہ بت پرستی دور ہوجاوے اور خدا تعالیٰ کی توحید قائم ہو اور یہ انقلاب عظیم مین دیکھلون کہ جہان ہزارون بت پوجے جاتے ہین - وہان ایک خدا کی پرستش ہو - پھر تم خود ہی سوچو اور

کسرِ صلیب

یسوع کی عصمت

عیسائی صاحبان بار بار اس امر پر زور دیتے ہیں کہ یسوع سے کوئی گناہ صادر نہیں ہوا۔ اس لئے وہ خدائی کا مستحق ہے۔ اب اس میں تنقیح طلب یہ امر ہے کہ خدا ہونا تو درکنار کیا صرف کسی گناہ کے مرتکب نہ ہونے سے کوئی انسان محض نیک بھی ہو سکتا ہے کہ نہیں اور خدا کا مقرب بھی کہلا سکتا ہے یا نہیں اس کی نظیر جب ہم پرانی مذہبی تاریخ اور حال کے مشاہدے سے لیتے ہیں تو ہم دیکھتے ہیں کہ مطلق گناہوں سے بچنے والا کبھی خدا کا مقرب نہیں کہلایا۔ جب تک اس نے گناہوں سے بچکر کوئی ایسی عظیم الشان نیکی نہ کی ہو جس سے وہ خدا کی نظروں میں برگزیدہ ہو سکے عام مشاہدہ ہمیں بتلاتا ہے کہ بہت سے غریب اور مسکین ایسے ہوتے ہیں کہ ان کی بتیس بتیس اور چالیس چالیس برس تک شادی نہیں ہوتی مگر باوجود اس کے وہ بدنظری اور زنا کے مرتکب نہیں ہوتے۔ بعض پر فاقہ پر فاقہ آتا ہے مگر وہ چوری وغیرہ جرائم کی طرف رجوع نہیں کرتے لیکن مطلق اس عصمت سے وہ خدا کے مقربین اور مرسلین نہیں ہو جاتے اور نہ ان کو منعم علیہ گروہ میں خدا تعالےٰ نے بیان کیا ہے۔ دنیا تو میں اس قسم کے لوگ بہت ہوتے ہیں مگر تاہم ان کی قیمت ایک پیسہ بھی نہیں ہوتی۔ کیونکہ جو لوگ ان گناہوں اور بدیوں کے مرتکب نہیں ہوتے وہ آخر کار ان تمام بد اور ایذا دہ نتائج سے محفوظ رہتے ہیں جو کہ ان کے مرتکب ہونے سے ان کو پہونچتا تھا۔ اور اس مطلق عصمت میں ان کی کوئی خوبی نہیں ہے۔ پس جب کہ مطلق گناہ سے بچنا کوئی نیکی اور قرب الٰہی کا نشان نہیں ہوا۔ تو اب یہ کیسی حماقت اور نادانی ہے کہ اُسے یسوع کی خدائی کی دلیل گردانا جاتا ہے اگر مطلق اسی عصمت سے انسان خدا بن سکتا ہے تو ایسے خداؤں کی تعداد دنیا میں کروڑوں تک ہوگی صرف ایک یسوع کو خدا ماننے کی کیا ضرورت ہے ایسے سب کو خدا مانا جاوے ٭

دوسری بات اس میں دیکھنے والی یہ ہے کہ خود جس شخص کی نسبت اس کے معصوم ہونے کا دعوےٰ کیا جاتا ہے کیا وہ اپنے قول اور فعل سے ایسے مدعیان کی تائید کرتا ہے کہ نہیں ٭

اب یسوع کے قول کا تو یہ حال ہے کہ وہ خود کہتا ہے کہ میں نیک نہیں ہوں اس قول کے ہوتے ہوئے ہمیں عیسائیوں کی عصمت کے دعوے کی سماعت کی ضرورت نہیں رہتی۔ اب ہم فعل کو دیکھتے ہیں تو سب سے پہلا فعل جو اس کی عصمت پر خاک ڈالتا ہے وہ حضرت یحییٰ سے اس کا اصطباغ پانا ہے کیونکہ اگر یسوع بیگناہ نہ تھا تو اسے یحییٰ کے ہاتھ پر توبہ کرنیکی کیا ضرورت تھی۔ باوجود عدم ضرورۃ کے ایک ایسا فعل کیا جو کہ لغو تھا گویا گنہ کیا اور اگر یحییٰ کے اصطباغ سے پیشتر وہ بےگناہ تھا تو اب اصطباغ پاکر اور ایک لغو کام کرکے آپنے آپ کو گنہ گار بنا لیا بہرحال اپنے اندر اس نے کچھ نقص پایا ہوگا تب ہی تو یحییٰ کے پاس اصطباغ کے واسطے گیا اور اگر کہو کہ یحییٰ نے اُسے خود بلایا کہ اصطباغ پاوے اور وہ گیا تو یہ ایک اور نادانی اور بیوقوفی کی اُسے چاہئے تھا کہ یحییٰ سے کہتا کہ تو مجھے کیوں اصطباغ کے لئے بلاتا ہے میں خدا زادہ ہوں تو خود آکر مجھ سے اصطباغ حاصل کر۔ غرضیکہ قولاً اور فعلاً یسوع نے اپنے آپ کو گنہ گار قرار دیا ہے اور اب ان جھوٹے حمایتیوں کی بیجا حمایت سے کیا بن سکتا ہے۔

ایک اور دلیل بھی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یسوع ضرور گنہ گار تھا کیونکہ روح القدس کبوتر کی شکل میں یحییٰ سے اصطباغ پانے کے بعد نازل ہوا اگر یسوع اول ہی بیگناہ تھا تو چاہئے تھا کہ اول ہی نازل ہوتا لیکن جب کہ بعد میں آیا تو معلوم ہوتا ہے کہ اس نے یحییٰ کے ہاتھ پر جو گناہوں سے توبہ کی وہ قبول ہو گئی اس سے بھی اس کا گنہ گار ہونا ثابت ہوتا ہے۔

آریہ سماج اور نیوگ

سلسلہ کے لئے دیکھو اخبار نمبر ۵ جلد ۳۔ صفحہ ۶

ان آریوں کے قدیم آبا و اجداد دبال وند لوگ تھے یعنی ان کی گزران گایوں پر تھی اور بعضے کچھ کچھ کھیتی باڑی کر لیا کرتے تھے۔ گایوں کے وگ (گلے) ان کی عزت اور ان کا فخر انہیں کی پرورش اور پالنا کرنا اُن کا ہنر و تمدن اور انہیں کی صحبت میں جنگلوں میں اُن کا بسیرا۔ انہیں کی پیداوار اور انہیں پر ان کا گذارہ تھا۔ چنانچہ کرشن جی کا نام گوپال مشہور ہے حال کے مویشی پرور جنگلی لوگوں کی زندگی ان آریوں کی بود و باش کا حقیقی سا خاکہ یاد کراتی ہے ان لوگوں میں کوئی تمدن نہ تھا قانون نہ تھا اس لئے جب ذرا ترقی کی تو اپنے حسب مذاق وید تصنیف کئے اور اس میں وہی حیوانیت کی باتیں لکھیں جو گایوں کی صحبت میں رہنے سے ان میں بھی داخل ہو گئی تھیں۔ گئو کی بیہودہ عزت اور گئو پالن میں فخر کا اصول اسی زمانہ کی یادگار ہے۔ وید کی منتر دعائیں اور [illegible] بھی تمام گایوں میں ترقی اور بہتری کے متعلق ہی ہیں ممکن ہے کہ نیوگ کے مسئلے پر یہ گائے پرور عمل کرتی ہو۔ گو یہ بات بھی ثابت نہیں...... لیکن اگر یہ ثابت بھی ہو تو بھی وہ خود ایک جنگلی اور غیر متمدن قوم تھی۔ اس جاہلیت اور گئو پالن کے زمانے کی بن باسی رسوم کو اس تہذیب اور تمدن کے زمانہ میں پیش کرنا جہالت میں داخل ہے۔ گائے کو گئو ماتا کہا جاتا ہے لیکن یہ اس لئے نہیں کہ اس کو حقیقی ماں سمجھا جائے اور اس کی عادات اور رسوم اور فطرت کو ذرا سنت سمجھکر اپنے لئے قاعدہ بنا لیا جائے۔ سوامی جی مہاراج خود اکثر بن باس خلوت اور تنہائی میں برہم چاری غور و چار کرتے رہے اور اس لئے زمانہ کی تہذیب اور شائستگی اور ترقی سے ان کی اخلاق و معاشرت پر کچھ اثر نہ ہو سکا کثرت سے وید ان کے مطالعہ میں مستغرق رہنے کی وجہ سے اُن کے دل پر بھی اُسی قدیم آریہ گئو پالن زندگی کا نقشہ گہرا جم گیا اور اُسی کے آثار کی لوگوں کو تعلیم کرنا شروع کر دی ٭

(۳) ہم نے لکھا تھا کہ تمام دیسی اقوام جن میں ہم اور آریہ شامل ہیں ایکدوسرے کے اعضا اور ہمسایہ ہیں ایک دوسرے کے رنج و راحت میں شریک ہوتے۔ ایک دوسرے کی شادی و غمی کے کام و کاج سنوارتے ہیں۔ ہمارے سامنے اور شرکت سے کئی آریہ بیاہ ہوئے اور ہوتے رہتے ہیں۔ بیاہ کی طرح نیوگ بھی علی الاعلان ہونا ضروری ہے ورنہ وہ ناجائز متصور ہو سکتا ہے مخفی طور پر نیوگ نہیں ہو سکتا۔ وہ تو سوامی کے اصول سے ہی حرامکاری ٹھہرتی ہے آج تک ہم نے کسی آریہ گھرانے میں کسیکو نیوگ کرتے

باکرانے کا انتظام کرتے نہ دیکھا اور نہ سنا ہے ہماری مخالفت نیوگ سے صرف اس لئے ہے کہ یہ ایک بدکاری خیز رسم ہے اور اس کے اعتقاد اور ارتکاب سے انسان فواحش کا مرتکب ہوتا ہے ہم تو اپنے وطن اور ہمسایہ آریوں کو ایسے گند میں غرق ہوتا دیکھ نہیں سکتے ہمیں سچی ہمدردی اس بات پر مجبور کرتی ہے کہ ہم آریوں کو اس سے روکیں۔ لیکن یہ دیکھکر کہ آریوں کا واقعہ میں نیوگ پر عمل نہیں۔ ہم کو بڑی خوشی ہوتی ہے کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ جس مراد کے لئے ہم سچائی کو آریوں کے پیش کرتے ہیں وہ مراد ہماری حاصل ہے انسان کی اپنی فطرتیں ہی ہماری تائید میں آریوں کو نیوگ سے بملامت باز رکھ رہی ہیں۔ یہ تو ظاہر ہے۔ لیکن انسان عالم الغیب نہیں ممکن ہو سکتا ہے کہ کسی رکیک تاویل سے ہمسایہ قوم سے شرم کے [illegible] سے آریوں نے مخفی نیوگ کو جائز بنالیا ہو۔ کیونکہ اُن کا اپنا اختیار ہے۔ اور خفیہ طور سے نیوگ کرتے کراتے ہوں اس لئے اس کی اصلیت دریافت کرنے کی غرض سے ہم نے آریہ صاحبان کی خدمت میں ادب اور عاجزی سے یہ درخواست کی تھی اور اب بھی با دب زور سے درخواست کرتے ہیں۔ کہ وہ ہم پر اس قدر مہربانی کریں کہ ایک ایسی فہرست مرتب کر کے شائع کریں جس میں دو تین سو معزز لیڈنگ آریوں کے گرامی نام مع مفصل پتہ کے لکھے ہوں جنہوں نے آپ یا اپنے گھروں میں نیوگ کیا یا کرایا ہو۔ کس کس کے ساتھ نیوگ کیا اور اُس کا نتیجہ کیا ہوا۔ اسیطرح مفصل پتہ کے ساتھ دو تین سو ایسی بھاگوان شریمتیوں کے نام بھی اس فہرست میں درج کریں جو اپنی اس پوتر اور علمی اور اخلاقی رسم سے فیضیاب ہوئی ہیں اور ان کی فیضیابی کا نتیجہ کیا ہوا اور ساتھ ہی اس کے تین چار سو نیوگ زادہ بچوں کے نام بھی لکھ دیں۔ ناظرین انصاف کریں کہ کیا ایسی درخواست کرنا گالی ہے؟

(۴) مشاہدہ اور تجربہ ہی ایک شے ہے جس کے ذریعہ سے انسان کسی امر کے یقینی نتیجہ تک پہونچ سکتا ہے خشک خیال اور لاف گزاف بالکل بے سود ہوتے ہیں۔ ابھی وقت تک اور اس وقت تک جب تک کہ مذکورہ بالا فہرستیں شائع نکریں۔ ہم یہی سمجھتے ہیں کہ نیوگ کے متعلق آریوں کو خود کچھ تجربہ اور مشاہدہ حاصل نہیں۔ صرف طبع آزمائی کی غرض سے یا نادانی سے خیالی لاف و گزاف کر رہے ہیں جائے غور ہے کہ جس نیوگ کے متعلق اپنا اور اپنی قوم کے اکابر کا کوئی تجربہ اور مشاہدہ پیش نہیں کرسکتے اور جس کے عملی ارتکاب کے خود ہی قائل نہیں۔ اور کوئی نمونہ اور نتیجہ نہیں دکھلاتے اور جس کا کوئی عملی وجود ہی ثابت نہیں کرتے اُسی کے "قابل عمل ہونے پر مباحثہ کرنے" کے لئے ہم کو اور دوسرے لوگوں کو بلانا کس راستبازی اور عقلمندی اور حق شناسی پر مبنی ہو سکتا ہے۔ سوائے دو انچ زبان کے اُن کے وجود کی کمیٹی کے تمام جوارح اور اعضا تو ہماری تائید کا ثبوت دے رہے ہیں۔ یہ تو مسلم بات ہے کہ نیوگی ضرور یا تو ہمیشہ آریہ گھروں میں رہتے ہیں اور شاید ہی انکا کوئی خاندان نیوگ کی کسی نہ کسی ضرورت سے کسی وقت خالی ہو۔ تو باوجود ضروریات میں محیط ہونے کے نیوگ کو عملاً کرنے سے گریز کرنا اور اس سے فائدہ نہ اٹھانا ہمارے ہاتھ میں اُن کی شکست کی ایک زبردست دستاویز ہے *

پیارو! خود تو تمہاری نیچر اُس کو گندہ اور ناپاک اور مجرمانہ کام سمجھ کر اس پر عمل کرنے سے شرمندہ ہے۔ اور تم کسی طرح سے اپنی قوم میں عملی رواج ثابت نہیں کرتے تو اس کے تو یہی معنے ہیں کہ نادان لوگوں کو دام تزویر میں لاکر مذہبی آڑ میں بے قید عیاشی کا لائسنس حاصل کرلیا جائے اور اسی کی طفیل کفایت شعاری سے مزے اڑانا نصیب ہو۔ اگرچہ ممکن ہے کہ چند عقلمند عیش پسند جوانوں کا نیوگ کے مسئلہ کا ایڈووکیٹ بن کر ان کی ترویج کے لئے کوشش کرنا کسی ایسی غرض کے لئے ہو۔ لیکن ہم ان پر اس قدر بدظنی نہیں کرنا چاہتے۔ اتنا ضرور سمجھتے ہیں۔ کہ دراصل نیوگ کو خود ہی ایسا گند جانتے ہیں کہ اول تو کرتے نہیں۔ اور اگر کرتے بھی ہیں تو بھی اس کو ایسا گند سمجھتے ہیں کہ ہمارے سامنے عملی گواہی پیش کرنے سے نادم ہیں کیونکہ اگر فی الحقیقت اس کو ست سمجھتے ہیں اور اس پر عمل نہیں کرتے تو آریہ نیم کے رو سے دہرم سے دور اور است کرنیوالے ٹھہرتے ہیں پس ضروری ہے کہ ہر کام سے پہلے آریہ صاحبان ہماری مطلوبہ فہرستیں شائع کریں تاکہ ہم کو بھی ان کے عملی نتائج اور فوائد اور نقصانات کے موازنہ کرنے کا موقعہ میسر ہو۔ باقی لاف گزاف پر تو آپ لوگ بھی مباحثہ کرنا بیعقلی سمجھتے ہوں گے۔ اس پر بحث ہو ہی کیسے سکتی ہے۔ اب عرصہ قیل و قال میں بہت گزر چکا ہے اس لئے ہم آریہ اصحاب کو ایک ماہ کی مہلت دیتے ہیں۔ اگر اس ماہ میں آریوں نے یہ فہرستیں مکمل اور مستند طور پر شائع نہ کیں تو اس کے یہی معنے ہوں گے کہ وہ جھوٹے ہیں اور ہماری فتح ایک اور ڈگری اُن پر ہو جاوے گی اور پھر ہم کو حق حاصل ہوگا کہ اس کو آریوں پر یہ حجت پیش کریں۔ اور پبلک کو اس سے مطلع کریں۔ اس کے فیصلہ ہوجانے کے بعد ہم یہانتک بھی طیار ہوں گے کہ اگر آریہ صاحبان اسی قدر ثابت کردیں کہ آریہ ڈیبیٹنگ کلب لاہور کے ممبروں نے ذاتی طور پر نیوگ کا تجربہ کرلیا ہے اور جن عورتوں کا جن مردوں سے نیوگی سنبوگ ہوا اُن کا مفصل نام و پتہ و ولدیت وغیرہ ایک مستند فہرست میں شائع کریں تو پھر بعد تحقیقات ہم اپنے خیالات اور نتیجہ تحقیقات کو نیک نیتی سے عرض کر دیں گے۔ لیکن اگر اس سے بھی گریز کریں تو پھر انصاف نہیں سمجھ سکتا کہ دنیا میں کونسا گوشہ ان کو جگہ دیگا اور کس منہ سے نیوگ اور آریہ دھرم کا نام لیں گے۔ ناظرین غور کرو! کیا یہ گالیاں ہیں یا واقعات کا اظہار؟

باقی دارد

مسٹر ڈوئی کا دجل

مسٹر ڈوئی جو کہ الیاس ہونے کے مدعی ہیں وہ ہندوستان اور دیگر ممالک میں اپنی مشن کے لئے امریکہ سے روانہ ہوئے ہیں اگرچہ اونہوں نے اپنے پروگرام میں دکھلایا تھا کہ ہندوستان کے بڑے بڑے مقامات پر بھی وہ پہونچینگے لیکن تعجب ہے کہ پنجاب یعنی ہندوستان کے شمالی حصہ کو اپنی تبلیغ سے بالکل محروم رکھنا چاہا ہے چور کی داڑھی میں تنکا۔ شاید خوف ہو کہ مسیح موعود کی صداقت کی شہادت دینی پڑجاوے کچھ عرصہ ہوا کہ ہم نے البدر کے کسی نمبر میں ظاہر کیا تھا کہ ڈوئی اپنے ہر ایک مرید کے آگے ایک چھپی ہوئی فارم پیش کرتا ہے جس میں عیسویت کے اعتقاد ہوتے ہیں اور ان میں اپنے عہدہ رسالت یعنی الیاس ہونے اور اس پر ایمان لانے کا بالکل ذکر نہیں ہوتا۔ وہی فارم اندنوں میں ایک صاحب مسٹر سٹیفن میرٹ کے آگے پیش ہوئی انہوں نے اُسے پڑھکر اور یہ دیکھکر کہ اس میں کوئی ایسی بات نہیں جو کہ عیسائی عقائد کے خلاف ہو اور نہ ڈوئی کا کوئی دعوٰی رسولی یا الیاس ہونے کا ہے اسپر دستخط کردئے۔ مسٹر ڈوئی نے جھٹ

ان کا نام اپنے مریدون مین بڑے وضاحت سے شائع کر دیا جسپر صاحب موصوف نے اعلان کیا کہ مین نے ڈوئی کی رسالت کو ہرگز قبول نہین کیا ہے بلکہ عیسائی عقائد کا ایک فارم چھپا ہوا تھا جسپر مین نے دستخط کئے ہین نہ کہ ڈوئی کی مریدی پر ✣

ایک عارضی اور فانی خوشی کے لئے انسان کیا کیا پاپڑ بیلتا ہے اور کیسے کیسے جتن کرتا ہے اور کس قدر خطرناک جان جوکھون مین اپنی جان کو ڈالتا ہے بلکہ اس سے بھی بڑھکر یہ کہ رحم اور مروت اور کسی کی رنج و غم مین غمخواری کرنے کی صفت حسنہ سے محروم رہتا ہے۔ اس کا نمونہ سنگدل چورون اور ڈاکوون رہزنون کی کارروائیون سے ملتا ہے۔ حال ہی مین بٹالیہ مین ایک واقعہ ہوا ہی کہ وہان کے ایک مشہور ساہوکار ہری مل کا نوجوان لڑکا طاعون مین مبتلا ہوکر مر گیا۔ گھر مین ماتم برپا ہوا اور باہر سے عورتین مرد آنے لگے کہ یکایک گھر مین سے چیخ پکار کی آواز آنے لگی آخر معلوم ہوا کہ ایک مشہور جرائم پیشہ عورت کا بھیس بدلکر گھر مین آگھسا تھا اور تمام مال و اسباب لیکر جانے کو طیار تھا کہ خبر ہو گئی آخر اس ماتم کو چھوڑکر میت کے وارث پہلے اس چور کو ذیلدار کے پاس لے گئے جہان اسے ذیلدار نے رکھکر ساہوکار کو کہا کہ جاکر اپنی میت کی تجہیز تکفین کرو۔ اخبار عام - ٹریبیون کے حوالہ سے معترض ہے کہ ذیلدار نے اس ملزم کو کھلا چھوڑ دیا ہے اور ساہوکار کو زور دیا جاتا ہے کہ معاملہ کو رفع دفع کیا جاوے۔

خوض و فکر اور تحقیق پسند طبائع نے اس امر کا تجربہ کیا ہے کہ انسان جس بات کے حاصل کرنے کے واسطے خدا تعالے کی نافرمانی کرتا ہے وہ اسے میسر نہین آتی۔ چور اسی لئے چوری کرتا ہے کہ مالدار ہو۔ مگر وہ کبھی مالدار نہین ہوتا اور ہمارے امام علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہین اور بالکل سچی اور حق بات ہے کہ گناہ کی جڑ صرف خداشناسی کا نقص اور اس ذات پاک پر سچا ایمان نہ ہونا ہے اگر چور چوری کرنا چھوڑ دے تو خدا تعالی اسے حلال ذریعہ سے روزی دیدے۔

جواب ترک اسلام یہ جو کتاب حضرۃ مخدومنا مولوی نورالدین صاحب نے تصنیف فرمائی ہے اس کا نام حضرۃ اقدس نے نورالدین تجویز فرمایا ہے قیمت ابھی مقرر نہین ہوئی درخواست بنام حکیم فضل دین یا مفتی فضل الرحمن صاحب قادیان ہونی چاہئے

تحدیث نعمت

ذیل مین جو خط نقل کیا جاتا ہے اس کے راقم منشی غلام محمد صاحب لاہوری ہین جن کو ابھی تک حضرۃ امام الزمان علیہ الصلوۃ والسلام سے شرف بیعت تو حاصل نہین ہے مگر بذریعہ رویا و کشوف کے اس نور الٰہی کی کچھ چمک ان کے قلب پر پڑی ہے جس نے اس کا ایک حصہ منور کر دیا ہے اسی مناسبت کی وجہ سے یہ خط ارسال ہوا ہے خدا تعالے ان کو قبول حق کی توفیق عطا کرے اور اپنے منعم علیہ گروہ مین جلد داخل کرے آمین۔

منیجر

جناب منیجر صاحب السلام علیکم۔

ازجانب خاکسار غلام محمد عرض یہ ہی کہ یکم فروری کا پرچہ مین جو حکیم نوردین صاحب نے جمعہ مین خطبہ مین تقریر فرمائی تھی بڑے ذوق شوق سے مین نے پڑھی اور ایسا خوش ہوا کہ میرا دل باغ باغ ہو گیا۔ اللہ تعالے ایسے بندون کو تو قیامت تک سلامت رکھے اسی جوش مین آکر یہ چند کلمہ میری زبان سے نکلے امید ہے کہ آپ اس خاکسار کی التجا کو مان لین گے کہ آئندہ جو البدر نکلے تو اس مین یہ فقرہ ضرور تحریر فرماوین فقط ایک ہی دفعہ البدر کی تعریف مین یہ فقرہ کہا گیا ہے ✣

اے خداوند جہان ارض و سما کے والی
یہ چمن تار ہو شاداب اور اس کا مالی
گل خوشبو سے مہکتی رہے اس کی ڈالی
یعنی مقبول ہون سب اس کے مضامین عالی
اہل مضمون کی زبانون مین اثر دے یارب
دامن ان کے گل مقصود سے بھر دے یارب

دیگر یہ مری ایک خاص طور پر التجا ہے کہ حکیم صاحب کو کہدین کہ میرے حق مین دعا کرین مجھے حقہ پینے کی سخت عادت ہے اللہ تعالے اس بلائے ناگہانی سے بچا وے جو کچھ کہین عمل کیا جاوے

نوحہ رحمت علی مرحوم

اس کے دوستون کی زبان حال سے

مرسلہ احمدی گجراتی (پ-ق)

رحمت علی کے واسطے دل بیقرار ہے۔ اک آگ سی لگی ہے بڑا اضطرار ہے
کوئی نہین جو درد کا درمان کر سکے۔ مجھ سے جدا ہوا وہ مرا دوستدار ہے
وہ باغ جس میں پھولے ہوئے تھے ہزارون پھول
آنکھون سے میرے دیکھئے اک لالہ زار ہے
ہے عندلیب ملکے گرین آہ و ..... زاریان
میرا بھی ایک پھول خزان کا شکار ہے
ایسا کریم دوست ملیگا ملے گا نہ عمر بھر
جس کا خدا کی راہ مین سر بھی نثار ہے
بھالے کا زخم سنتے ہی دل ٹکڑے ہو گیا
مظلوم ہونا اس سے ترا آشکار ہے
مرہم لگانا اپنے ہی دشمن کے زخم پر
اور پھر بھی اس شقی کا چلا تجھ پہ وار ہے
تم ہو شہید امت احمد - مرے حبیب
زندہ ہو اور نام تمکو پائیدار ہے
کر کرکے یاد روتے ہین ہم تیری خوبیان
بس اس طرح گذرتا یہ لیل و نہار ہے
دن کو اگرچہ یاد رخ نوربار ..... کی
تو رات کو وہ زلف مرے رخ مین مار ہے
صبر جمیل کیون نہ کرون جبکہ میرا دوست
تابع رسول پاک کا پرہیزگار ہے

اے ملا دیکھ ہوش کر اپنے تئین سنبھال
کیون سر پہ تیرے ہو رہی قیامت سوار ہے
کیون ہے سمالی لینڈ مین تو خود سے بڑھ چلا
جو مفتری ہے خائب و خاسر ہے خوار ہے
برطانیہ کے شاہ سے پرخاش کا خیال
کیون تیری موت آئی ارے نابکار ہے
رحمت خدا وحید کی ہو اس کے واسطے
۱۳۲۱ھ
یہ مصرعہ نوشتہ لوح مزار ہے

قبول صحیح کی قبولیت ہر ایک تصنیف جو مصنف کرتا ہے اس مین اس کے اخلاص اور نیت کا بھی اثر ہوتا ہے ہمارے احمدی بھائی ہدایت اللہ صاحب شاعر خدا جانے یہ نظم کس مبارک گھڑی مین لکھی کہ ہمارے احمدی بھائی اسے پڑھکر کمال محظوظ ہو رہے ہین اور اس کے نسخہ کثیر تعداد مین طلب کر رہے ہین چنانچہ منشی عزیز بخش صاحب احمدی محافظ دفتر ڈیرہ غازیخان نے اس کے ۳۰ نسخہ اور طلب کئے ہین اور ساتھ ہی ۱۰ نسخہ سر الشہادتین کے۔ اور اس کے متعلق ایک خط مولوی محمد یمین صاحب دالوہی حال وارد قادیان کا ہے جو کہ آئندہ کسی نمبر مین درج کرین گے اب اس کی دوسری ایڈیشن طبع کرنے کا انتظام کیا

مریض عشق کے سوال کا جواب

یہ ایک خط ہے جو کہ حضرۃ حکیم مولوی نور الدین صاحب کے ایما سے مفتی فضل الرحمن صاحب نے ایک شخص کی طرف لکھا جس نے یہ لکھا تھا کہ میں ایک شخص پر عاشق ہوں اگر وہ ملجاوے تو مرزا صاحب کا مرید ہو جاؤں

قادیان ۷ رفروری ۱۹۰۷ء

جنابمن - ہم تمہیں ایک نصیحت کرتے ہیں کہ جب کوئی انسان خدا کا ہو جاتا ہے تو خدا تعالیٰ اس کا بن جاتا ہے اگر کسی آدمی تھانہ دار یا تحصیلدار یا مجسٹریٹ یا کسی اور آدمی سے جب کوئی تعلق ہو جاتا ہے تو اس کا یہ نتیجہ ہوتا ہے کہ اس تعلق والے شخص کی وہ بھی خوشی چاہتا ہے - پس جب فطرۃ بشری اس امر کی مقتضی ہے کہ اپنے آدمی کی خوشی - اپنے تعلق والے کی رضا مندی مقصود ہوتی ہے - تو کیا وہ مولا کریم اور رب العلمین - ارحم الراحمین ایسا نہیں کرتا - بلکہ ضرور کرتا ہے اسی لئے فرمایا من کان للہ کان اللہ لہٗ جو شخص خدا کا بنے اللہ تعالیٰ اس کا بن جاتا ہے - اور جس کا خدا ہو جاوے اس کو دنیا و مافیہا کی کیا پرواہ ہے اور ہو سکتی ہے -

تم غور کرو کہ اگر تم بھی شرطیہ خدا سے دل لگاؤ کہ تجھے دانا بینا رحمن رحیم خدا جب مانینگے - اگر تو ہماری یہ شرط پوری کردے - یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے شرط لگاؤ کہ ہم تمہیں شفیع تب مانیں گے اگر تم ہمارا یہ کام پورا کرادو تو پھر اس کا انجام شاید کیا ہو

مرزا صاحب کو مرید بنانیکا شوق نہیں ہے	احباب تک میں جانتا ہوں مرزا صاحب کو مرید بنانے

کا شوق ہرگز نہیں - ہزاروں یا کم سے کم سینکڑوں مرید ایسے بھی ہوں گے کہ اگر وہ سامنے آویں تو وہ ان کو پہچان بھی نہ سکیں - بلکہ مخاطب بھی نہ کریں میرا اپنا ذاتی اعتقاد یہ ہے کہ نہ مرزا صاحب خدا کے ایجنٹ ہیں اور نہ دوکاندار ہیں - اگر اس طرح قاضی الحاجات ہو کر لوگوں کو مرید بناویں تو پھر تو دنیا کے کاروبار بند ہو جاویں اور لوگ اسی کے مرید بنتے جاویں حالانکہ دہریوں کے کام بھی چلتے ہیں -

خدا تعالیٰ سے سچی محبت کرو - جب اس سے تعلق ہو جاویگا تو وہ خود یا تو تمہارے کام تمہاری مرضی کے مطابق پورا کرے گا - اور اگر ان میں تمہاری بھلائی ہوگی تو تمہارے دل کو ان سے بدلا دیگا - اور تمہاری تسلی و تسکین ہوگی

غرض سب دل اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہیں - عاشقوں کے دل بھی اور معشوقوں کے دل بھی اور وہ قابض اور متصرف ہے آپ وہ راہ اختیار کرو جو کامیابی کی حقیقی راہ ہے امتحان کی راہ خطرناک ہے -

والسلام -

مختصر نوٹ اور نکات

اسلامی دنیا چلا اٹھی ہے کہ اسلام اور مسلمانوں پر یہ دن بہت سخت گے ہیں اور مسلمانوں اور اسلام کے سنبھالنے کا یہی وقت ہے - اخبارات میں اس قسم کے مضامین کو پڑھکر ہمیں حیرۃ اور تعجب ہوتا ہے کہ عجب حال میں دنیا کے ایک کنارے سے دوسرے سرے تک بالاتفاق یک زبان ہو کر مسلمان پکار رہے ہیں کہ اسلام اور مسلمان نازک حالت میں ہیں - پھر سمجھ میں نہیں آتا کہ اس نازک حالت سے بچانے والے کی تلاش ان میں جنون کے درجہ تک کیوں نہیں پہونچگئی اللوائے کے لائق اور فاضل ایڈیٹر مصطفےٰ کامل نے پیرس کے ایک مشہور اخبار میں ایک مضمون لکھا ہے اور اس میں ثابت کیا ہے کہ "اس وقت اسلام پر نہایت سختی کے دن ہیں اور مصر کے ایک مشہور اخبار الظاہر نے سلطان المعظم سے خطاب کر کے لکھا ہے کہ یہی وقت اسلام اور مسلمانوں کے سنبھالنے کا ہے" کیا یہ ضرورتیں اس امر کی داعی نہیں کہ انا لہٗ لحافظون کا وعدہ پورا ہو؟

مصر کے اخبارات مسلمانوں کی اس نازک حالت کو محسوس کر کے سلطان ٹرکی سے امید کرتے ہیں کہ وہ ان کی حالت کو سدھارے مگر وہ نہیں جانتے **خفتہ را خفتہ کے کند بیدار** - آسمانی عذاب اور سماوی قضا و قدر کے روکنے کے لئے تقویٰ اور توبہ اور اعمال صالحہ جیسی اور کوئی چیز قوی تر نہیں مگر افسوس کہ اس کی طرف مسلمانوں کو توجہ نہیں دلائی جاتی اور جو **توجہ دلانے والا ہے** اس کی بدگوئی اور اس سے بدظنی پھیلانے کو اسلام کی ترقی کا راز سمجھا جاتا ہے - اسلام نے شاہانہ جاہ و حشم کے باعث کبھی ترقی نہیں کی - ہاں یہ سچ ہے کہ حقیقی اسلام نے سچے مسلمانوں کو بادشاہ بنا دیا ہے پھر اسلام اور مسلمانوں کی ترقی کا ذریعہ کسی بادشاہ یا سلطان کو قرار دینا سخت خطرناک غلطی ہے اسلام کی ترقی اور مسلمانوں کی فارغ البالی کا راز ہمیشہ وہ وجود رہا ہے جو خدا تعالیٰ سے نصرت پاکر دنیا میں آتا ہے اور اپنی قوۃ قدسی سے ایک عظیم الشان انقلاب دنیا کی روحانی حالت میں کر دیتا ہے - پھر وہی روحانی انقلاب مسلمانوں کی اصلاح حالت کا باعث ٹھہرتا ہے اس لئے ہمکو شواہد پیش کرنے کی حاجت نہیں - آنحضرت صلعم کا پاک زمانہ مسلمانوں کو کبھی نہیں بھول سکتا - پھر اس وقت کسی سلطان اعظم کے سہارے اسلام باقی تھا؟ اسلام کا حافظ و ناصر خود رب رحیم ہے اور اس کا مظہر وہ وجود ہوتا ہے جو خدا سے تائید یافتہ ہو - پس اسلام کی ترقی اور مسلمانوں کی حالت کی پا بھلائی کا راز اسی کے دم عیسوی میں ہوتا ہے اس لئے جو چاہتے ..... ہیں کہ اسلام کا بول بالا ہو - جو چاہتے ہیں کہ مسلمانوں کی حالت سنبھلے انہیں اس طبیب حاذق کی طرف رجوع کرنا چاہئے - ورنہ اسے چھوڑ کر ساری دنیا کی تدابیر و تجاویز کر کے دیکھ لیں - کامیابی کی صورت ناممکن - اور مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی - کا مقولہ صادق آئیگا +

(الحکم)

دار الامان کی پبلک ضرورتیں

ہسپتال کا سوال

ہمیں معلوم ہوا ہے کہ جناب سول سرجن صاحب بہادر گورداسپور کے سامنے ضلع گورداسپور میں ایک جدید ڈسپنسری کے کھولے جانے کا سوال در پیش ہے اور کاہنووان کے باشندے چاہتے ہیں کہ وہ ڈسپنسری وہاں کھولی جاوے - لیکن ہم اس سے پہلے یہ امر ظاہر کر چکے ہیں کہ قادیان میں ایک ہسپتال کی ضرورۃ ہے - کاہنوواں کی آبادی ۱۹۰۱ء کی مردم شماری کے لحاظ سے شاید ۲۹۱۰ - آدمیوں کی ہے جس میں قریباً تین یا چار سو کے قریب کمی واقع ہو گئی ہے کیونکہ کاہنوان میں پلیگ کا بہت زور رہا ہے اور قادیان کی آبادی گذشتہ تین سال کے اندر تین چار سو کے قریب بڑھی ہے کیونکہ یہاں ایک کالج اور ہائی سکول کھولا گیا ہے جس کے ساتھ ایک بورڈنگ ہوس بھی ہے اور علاوہ ازیں تین مختلف پریس اور دو ہفتہ وار اخباروں اور دو تین ماہواری رسالوں کے دفتر اور ان کے متعلقات ہیں اور حضرۃ اقدس مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود کے طفیل سے لوگ مستقل طور پر اپنی سکونت قادیان کو بنا رہے ہیں +

کاہنوان کے قریب گورداسپور کا ہسپتال ہے لیکن قادیان کے متصل آٹھ کوس سے کم فاصلے پر کوئی ہسپتال نہیں ہے - اگرچہ حضرۃ مولینا مولوی نور الدین صاحب

نے ایک بڑا شفاخانہ خیراتی اپنے خرچ سے جاری کر رکھا ہے جس مین دو تین دوا تیار کرنے والے اور علاج کرنے والے آپ کے شاگرد بھی کام کرتے ہین لیکن باوجود اس کے بھی آپکے پاس اس کثرت سے مریض آتے ہین کہ صبح سے شام تک آپ بہت کم فارغ رہ سکتے ہین۔ بحالیکہ مدرسہ کے متعلق ایک علیحدہ ڈسپنسری رکھنے کی ضرورت ہے اس پر بھی بعض اوقات ضروری سرجیکل اپریشن کے لئے اور انگریزی ضروری ادویات کے نہ ملنے کے باعث مشکلات پیش آجاتی ہین اس لئے اگر کاہنوان کی بجائے قادیان مین وہ مجوزہ ہسپتال کھولا جاوے تو اس سے یہ نہین کہ قادیان اور اس نواح کی پبلک کو بہت بڑا فائدہ پہونچیگا۔ بلکہ کاہنوان کے لوگ بھی اس سے مستفید ہو سکتے ہین۔ ہم جناب سول سرجن صاحب بہادر کی ذات سے امید کرتے ہین کہ وہ اس سوال کو بڑے غور اور فکر سے حل کرین گے۔ اچھا ہو اگر صاحب بہادر قادیان اور کاہنوان دونون جگہون کو معائنہ کرلین ہم یہ بھی کہہ سکتے ہین کہ قادیان مین اس جدید ہسپتال کے کھلنے پر کاہنوان کے مقابلہ مین اخراجات مین بھی کمی رہے گی۔ (الحکم)

البدر

نمبر ۶ البدر مورخہ ۸ فروری مین ہم نے مرحوم رحمت علی صاحب کے حالات بصورت کتاب شائع کئے ہین اس سے اکثر احباب کو مغالطہ لگا ہے کہ اخبار صرف دو ورق یعنی ۴ صفحہ کا دیا گیا ہے سو واضح ہو کہ دو ورق جو کہ رحمت علی صاحب کے تذکرہ کے تھے وہ ... اخبار کے جزو تھے اور اسیطرح سے کل اخبار ۱۲ صفحہ کا تھا چونکہ اس سے پیشتر نمبر ۱۲ صفحہ کا تھا اس لئے یہ نمبر ۸ صفحہ پر شائع ہوا تھا۔

مغالطہ۔ البدر مین جو اشتہارات یا ریویو وقتاً فوقتاً شائع ہوتے ہین ان کی نسبت اکثر یہ مغالطہ ناظرین کو ہوا کرتا ہے کہ وہ درخواستین دفتر البدر مین ارسال کر دیتے ہین حالانکہ مشتہران کے نام بھی ساتھ ہی درج ہوتے ہین اس لئے آئندہ درخواستین مشتہرین کے نام ہونی چاہئین الا اس صورت مین کہ واضح طور پر لکھا ہوا ہو کہ یہ کتب دفتر البدر سے بھی مل سکتی ہین۔

سید قاسم علی صاحب نے دہلی سے عجیب تحریک کے عنوان کے مضمون پر اپنی رائے ارسال کی ہے جو کہ ریمارک کے ساتھ کسی آئندہ نمبر مین درج ہوگی۔

ضوابط اخبار البدر

(جنکو خریداری سے پیشتر ملاحظہ کرلینا چاہئے)

(۱) حجم اخبار کا ۸ صفحے ہین جسمین ٹائیٹل پیج شامل ہے۔ دو فالتو صفحہ صرف امتحاناً چند ماہ اشتہارون کے لئے ایزاد کئے گئے ہین بعض تاریخون پر کثرت مضامین کے لحاظ سے دس صفحے بھی دئے جاتے ہین لیکن وہ آئندہ نمبر یا نمبرون مین وضع کر لئے جاتے ہین۔

(۲) مضامین۔ البدر کا خاص اور مقدم مضمون حضرت امام الزمان مسیح موعود علیہ الصلوۃ کے ملفوظات حتی الوسع ایک ہفتہ کے فاصلہ سے پہونچانا ہے بصورت نہ ہونے تقریرون وغیرہ کے آپ کی تصنیفات مین سے عمدہ مضامین۔ تبلیغ علم در آمد اور ایزاد معرفت کے لئے یاد دہانی کی غرض سے اور نیز مکتوبات وغیرہ درج کئے جاتے ہین اس کے بعد درس قرآن سے نکات۔ احمدیہ جماعت

(۳) اوقات اشاعت۔ اخبار کی اشاعت کی تاریخین اگرچہ ہر ماہ کی یکم - ۸ - ۱۶ - ۲۴ - ہین اور حتی الوسع بڑی دیانتداری سے کوشش کی جاویگی کہ وقت پر اشاعت ہو۔ مگر تاہم بر وقت اشاعت کی ذمہ داری کسی تعہد کیساتھ کارخانہ ...... اپنے ذمہ نہین لیتا ہے۔

(۴) خط و کتابت۔ کارخانہ کے متعلق خط و کتابت خواہ کسی قسم کی ہو۔ جب تک جوابی کارڈ یا ٹکٹ ہمراہ نہ ہوگا کارخانہ

(۵) عدم رسید اخبار۔ اگر ایک ہی مقام یا اس کے گرد و نواح مین اخبار پہونچ گیا ہو اور آپکو نہ ملا ہو تو تاریخ رسید سے ایک ہفتہ کے اندر کارخانہ مین اطلاع دینی چاہئے ورنہ ممکن ہے کہ وہ نمبر نہ ملسکے۔

(۶) تبدیل پتہ۔ تبدیلی کے وقت چند دن پیشتر کارخانہ کو اس مقام کا پتہ دینا چاہئے جہان پتہ بدلنا ہے ورنہ اگر سابقہ پتہ پر اخبار گیا اور آپکو نہ ملا تو ہم ذمہ وار نہین ہین۔

(۷) چندہ سالانہ۔ پیشگی اگر بلا تقاضے خود ارسال کیا جاوے .... پیشگی بذریعہ وی پی جس مین ایک کتاب قیمتی ۴ر ہوتی ہے .... برٹش فارن ممالک یعنی ہندوستان سے باہر ....

مرحوم رحمت کے متعلق ہماری افریقہ کی سوسائیٹی کے ممبر جو تعزیت کے خطوط ارسال کر رہے ہین ان سے درخواست ہے کہ اپنے مرحوم اور محسن دوست کے حق مین دعائے مغفرت کرین اور گذشتہ البدر کے یادگار مرحوم کے مضمون پر نظر توجہ فرماوین۔

رسید زر

اس رسید زر مین صرف اصل قیمت اخبار شامل ہے خرچ وی پی و ڈاک شامل نہین ہے اور جن اصحاب کی قیمت ۶ر سے زائد لکھی ہے اس مین سنہ ۳ء کا بقیہ حساب بھی شامل ہے اور ان کی میعاد چندہ آخر دسمبر سنہ ۴ء تک ہے۔

سید غلام حسین صاحب حصار ۶ر
حافظ احمد دین صاحب چک اسکندر ۶ر
میان کریم بخش از نت ۶ر
بابو غلام غوث صاحب سال گذشتہ ۶ر

بابو محمد عالم صاحب قلعہ عبداللہ خان ۶ر
بابو غلام محمد صاحب ہیڈ کلرک افریقہ ۶ر
مولوی صفدر حسین صاحب دکن ۳ر

چودہری الہ بخش صاحب تلونڈی ۶ر
سید یوسف صاحب دکن ۳ر
منشی کریم بخش صاحب سنام ۶ر
مولوی طفیل احمد صاحب چندوسی ۶ر
گلاب دین صاحب مدرس ہنتال ۶ر
مبارک احمد صاحب پنو کے ۶ر
عبد الرحمن صاحب مدرس ۳ر
عبد الصمد صاحب پٹیالہ ۶ر
محمد اسماعیل خان صاحب ڈاکٹر معہ چندہ دیگر برادران ۱۲ر
منشی عنایت علی صاحب مراد آباد ۶ر
چودہری فضل الہی خان صاحب گجرات ۶ر
معرفت ملک مولا بخش صاحب
عبد القادر صاحب از ڈلیسہ ۶ر

سردار علی شاہ صاحب مالیر کوٹلہ ۶ر
بابو شاہدین بابت سنہ ۳ و سنہ ۴ء ۱۲ر
مستری شہاب الدین از جمون ۶ر
حافظ محمد صاحب ہیرانگر ۶ر
عبد الہادی صاحب سیالکوٹ ۶ر
منشی فضل حق صاحب مختار پٹیالہ ۶ر
ماسٹر شیر محمد صاحب لاہور بابت سال گذشتہ ۶ر
منشی فتح دین صاحب ہلم پور ۶ر
نواب خان صاحب تحصیلدار گجرات ۶ر
منشی نذیر الدین صاحب از بھامو بابت سنہ ۴ء ۶ر
منشی تاج محمد از لالیان ۶ر

دفتر البدر قادیان ضلع گورداسپور کی کتب اور ادویہ کی فہرست

طب روحانی بغیر دوا کے علاج کرنیکا طریق مسمریزم یعنی علم توجہ کی نسبت اس زمانہ میں عام چرچا ہے اور جس کے دریافت ہو جانے نے یسوعی معجزات کی کلا ہر ایک مذہب و ملت حتیٰ کہ ایک دہریہ کے ہاتھ میں بھی دیدی ہے اور جس کے ذریعہ سے بڑے بڑے امراض کا علاج ہو جاتا ہے اس کا برمحل اور ٹھیک استعمال اس کتاب میں بتلایا گیا ہے جو ہدایات ان میں درج ہیں ان پر مشق کرنے سے انسان صحت بخش رکھکر اپنے وجود کو زیادہ نافع الناس بنا سکتا ہے اور خیالات میں یکسوئی اور ان کے ضبط کرنیکی عادت بھی پیدا ہو جاتی ہے اگرچہ عام طور پر اس کتاب کی لکھنے والوں نے وہ مبالغے کئے ہیں کہ آسمان و زمین کی قلابے ملا دئے ہیں اور اس کو مشاق کو گویا خدائی کی کل کا چلانے والا قرار دیدیا ہوتا ہے لیکن ہمارے نزدیک اس علم کی فضیلت صرف یہی ہے کہ جیسے انسان دیگر علوم عطیہ الٰہی کا نیک یا بد استعمال کر کے ثواب یا عذاب کماتا ہے۔ جیسے خدا کے ارادے سے ہر ایک دوا یا دوسرا عمل اپنا اثر مفید یا مضر کرتا ہے ویسے ہی اسی کے ارادہ یا اذن سے انسان اس سے فائدہ اٹھا سکتا ہے اور اپنی روح سے ایسے کام لے سکتا ہے جو اس کے نزدیک اول محالات سے تھے اگر طریق عمل وغیرہ کے متعلق کچھ استفسار کرنا ہو تو منیجر دفتر البدر سے خط و کتابت کریں۔ قیمت عہ

شہادۃ آسمانی حصہ اول و دوم - بجواب کلمہ فضل رحمانی جو ایک کورٹ انسپکٹر لودیانہ نے حضرۃ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مخالفت میں لکھی تھی اس کے اور دیگر معترضین کے اعتراضوں کے جواب اس میں دئے گئے ہیں ذوالقرنین کو مسیح ثابت کیا ہے اور مسئلہ جہاد۔ اور خر دجال یا جوج ماجوج تصویر وغیرہ کے متعلق دندان شکن جواب دئے گئے ہیں قیمت ہر دو حصہ ۸/

سر مکتوم - یہ سو صفحہ کی کتاب انجیلی شہادتوں سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا شفیع ہونا ثابت کیا ہے اور نیا گم حرث لکم پر لطیف خیالات کا اظہار کیا ہے اور دکھلایا ہے کہ جن مردوں کے زندہ ہونے کا ذکر انجیل میں ہے خود اس سے ثابت ہے کہ وہ دراصل حقیقی طور پر مردہ نہ تھے وغیرہ وغیرہ قیمت ۵/

رویائے صالحہ اس میں مصنف نے اپنی بیعت کی سرگذشت۔ محمد حسین بٹالوی کے کفر نامہ طیار کرنے کا اور حضرۃ مسیح موعود ع کا ثبوت صحف سابقہ سے۔ قیمت ۲/

اعجاز احمدی ۳۶ صفحہ کا رسالہ اصحاب کہف اور اصحاب الرقیم اور ذوالقرنین سے کون کون مراد ہیں اس کی تفسیر کی گئی ہے جس سے پرانے خیالات کا قلع قمع ہوتا ہے قیمت ۱/

قول صحیح پنجاب کے مشہور و معروف شاعر میاں ہدایت اللہ صاحب احمدی ساکن لاہور کی نظم جو کہ آپ نے اردو زبان میں حضرۃ مسیح موعود علیہ السلام کی مدح اور دعاوی پر لکھی ہے قیمت ا/ (محصولڈاک بذمہ خریدار)

عاقبۃ المکذبین لودیانوی مخالف مولویوں کا انجام جو ہوا اس کا بیان۔ بیعت کی دس شرائط حضرۃ مسیح کی وفات و حیاۃ پر بحث اور ایک اردو نظم قیمت ا/ (محصولڈاک بذمہ خریدار)

اسلام اور اس کا بانی یعنی طامس کارلائل صاحب مرحوم المعروف بہ ہیروز اینڈ ہیرو ورشپ کے ایک انگریزی

صیانۃ الناس۔ مولوی محمد حسین بٹالوی کے ایک خط کا جواب منجانب فاضل امروہی قیمت ا/

الہامی دعا۔ ربک کل شیٔ خادمک رب فاحفظنی وانصرنی وارحمنی قیمت (محصولڈاک بذمہ خریدار)

کامن پنجابی مصنفہ مولوی غلام رسول صاحب احمدی راجیکے ضلع گوجرات قیمت ۲/ ایضاً

نظم برائے مستورات لطریق کامن مصنفہ ″ ″ ″ ″

روشنائی احمدیہ ساختہ مرزا عبد الکریم تاجر مالیر کوٹلوی نہایت اعلیٰ قسم ارزاں ذرا اوسط قسم تاجروں کو

سر الشہادتین۔ اس کتاب میں ثابت کیا گیا ہے کہ شہزادہ مولوی عبد اللطیف صاحب کی شہادۃ کا واقعہ منجملہ آج سے تیرہ سو سال پہلے قرآن شریف میں موجود تھا جو کہ اب مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وقت میں پورا ہوا اور اس واقعہ کے وقوع پر جو انقلاب مقدر ہیں ان کی تفصیل دی گئی ہے مصنفہ فاضل

مجرب ادویہ

حب دافع دائمی قبض اس کے استعمال سے صرف عارضی طور پر قبض کشائی نہیں ہوتی بلکہ اندرونی قوی میں جو نقص باعث مرض ہوتا ہے اس سے رفع ہو کر آئندہ تازہ قوت قوی کو فضلہ کے اخراج کے قابل ہوتی ہے قیمت ۱/

اکسیر شکم خوش ذائقہ دوا اکثر امراض معدہ کے لئے شفا کا حکم رکھتی ہے قیمت عہ

علاج نکسیر بشرطیکہ ناک کے اندر زخم نہ ہو اور دماغ سے خون آتا ہو تو ضرور آرام ہو جاتا ہے کہانی اور ناک میں ڈالنے کی دوا قیمت عہ

حب جدید برائے بخاروں اور ابتدائی دق اور کھانسی وغیرہ کا علاج جس کا تجربہ خود قادیان میں بھی ہو چکا ہے۔

روغن بہرہ پن بشرطیکہ مادرزاد بہرہ نہ ہو اکثروں پر تجربہ ہوا کہ آرام ہو گیا ہے قیمت فی شیشی ۸/

درد سر کی گولی ہر ایک قسم کے درد کو اس سے فوراً آرام ہو جاتا ہے اعصاب کو طاقت ملتی ہے ۱۶ گولی عہ

سرمہ زنگاری اعلیٰ درجہ مقوی البصر۔ دھند بخار آشوب چشم پانی بہنا وغیرہ دیگر امراض چشم کا نادر علاج اعلیٰ درجے کے اطبا کا خاندانی نسخہ فی تولہ ۱۲/

مصفی خون گولیاں خالص عشبہ کے جوہر اور چوب چینی کی بنی ہوئی ہیں۔ ۲۸ گولی عہ

سلاک گکرہ جسے ہندوستانی زبان میں روہی کہتے ہیں خواہ پرانی ہوں اس کے استعمال سے آرام ہو جاتا ہے فی سلائی

مذکورہ بالا اشتہار کے حوالہ سے ہر قسم کی درخواست بنام محمد افضل منیجر اخبار البدر قادیان ضلع گورداسپور کے نام آنی چاہیے

تفسیر القرآن بالقرآن یہ ایک بے نظیر تفسیر ہے جسکو ڈاکٹر عبد الحکیم خان صاحب بی اے نے بکمال محنت کے ساتھ تصنیف فرما کر بغرض اصلاح حضرۃ مسیح آخر زمان ع اور مولانا مولوی نور الدین صاحب جنکو نصف سے زیادہ سنادی تھی حضرۃ مسیح الزمان وقتاً فوقتاً اسکی نسبت یہ الفاظ ارشاد فرماتے۔ نہایت عمدہ۔ شیریں زبان ہے۔ قرآنی نکات خوب بیان کئے ہیں دلوں پر اثر کرنیوالی ہے حضرۃ مسیح الزمان اور مولانا مولوی نور الدین علیہما السلام نے بعض بعض جگہ اصلاح بھی کی تھی اب فضل ربانی سے چھپکر طیار ہو چکی ہے خریداران البدر کو پارہ عم کی تفسیر محض مفت ۲ کے ٹکٹ آنے پر بطور نمونہ روانہ کی جاتی ہے بلا جلد ہے مجلد ہے پارہ الم کی قیمت ۶/ پارہ عم ۲/ المشتہر خاکسار فتح محمد خان منیجر مطبع عزیزی مقام تراوڑی ضلع کرنال تمام درخواستیں مشتہر کے نام آنی چاہئیں نہ کہ دفتر البدر میں

بٹن فلیش کے سٹ۔ ناظرین ہمارے یہاں میناکاری کوفت گری کا کام کوٹ قمیص کے سٹ بہت عمدہ طیار ہوتے ہیں جن کے اوپر نام سنہری و چاندی اور بیل بوٹا ہوتا ہے ہر شخص اپنا نام ہر زبان میں لکھا سکتا ہے فائدہ یہ ہے کہ بازار کے سٹ بہت جلد خراب ہو جاتے ہیں اور یہ عمر بھر میں ایک دفعہ کافی ہیں۔
نمبر ا۔ بٹن سٹ نام بھی سنہری کام بھی سنہری قیمت ۱۳/ نمبر ۲۔ بٹن سٹ نام سنہری اور کام چاندی کا قیمت ۸/ نمبر ۳۔ بٹن سٹ نام بھی چاندی کا اور کام بھی چاندی کا قیمت ۶/ نمبر ۴۔ انگشتری بیل بوٹا چاندی کا قیمت ۲/ خط آنے پر بذریعہ ویلیو پی ایبل روانہ ہو سکتا ہے۔
پتہ۔ ایس جی ایم کمپنی گوجرات پنجاب

بنارسی مال ہر قسم کا مردانہ اور زنانہ مثل ڈوپٹے اور گلبدن۔ غلطان ہر قسم اگر خریدنا ہو تو مشتہر سے خرید اجاوے اصل اخراجات پر صرف ۲/ منافع لیا جاویگا اور مال بہت عمدہ خالص نہایت دیانتداری سے ارسال کیا جاویگا۔ المشتہر سید عزیز الرحمن محلہ شالو متصل کتاب گھر کوہ منصوری

عطر عمدہ ہر قسم کا اور تیل خوشبودار ہر قسم کا سرمہ ہر قسم کا۔ دوائی یونانی و انگریزی و مصری ٹپکہ ولنگی ہر قسم و ہر کے۔ رومال و سوسی ہر قسم و ہر کے۔ بنیان۔ وجراب ہر طرح کی دیسی و انگریزی سوسی ہوا وہی۔ کلاہ و ٹوپی ہر قسم کی سادی و کامدار ہر کی۔ گیس یعنی پٹی۔ کمربند۔ سواران و سپاہیانہ و پاجامہ ہر طرح کا۔ جوتے خورد و کلاں سادہ و کامدار اور بوٹ و گرگابی اور بشوز دیسی و انگریزی اور پنجابی و لودیانہ و ہندوستانی وغیرہ وغیرہ برتن مراد آبادی گلو بند ہر قسم کے خورد و کلاں شانہ مردانہ و زنانہ لکڑی کا اور سینگ کی ہر قسم۔ قفل آہنی و پیتل کے ہر قسم خورد و کلاں۔ تولیہ ہر قسم کے۔ دری ہر قسم کی۔ قینچی دیسی و ولایتی ہر قسم کی۔ چاقو دیسی و ولایتی ہر قسم کے۔
المشتہر حافظ نور احمد احمدی اینڈ کو تاجر بیچھ بازار مارکیٹ اکولہ صوبہ برار

مطبع انوار الاسلام قادیان میں ہر قسم کی اردو عربی فارسی چھپائی کا کام بہت عمدہ ہوتا ہے